THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the August 30, 2024
(342nd Session)
Volume VIII, No.02
(Nos.01-11)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VIII	SP.VIII(02)/2024
No.02	15

Contents

1. **Recitation from the Holy Quran 1**
2. **Point of Public Importance raised by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan regarding overbilling of electricity bills and indifference of officers/officials to the plight of consumers 2**
3. **Point of Order raised by Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) regarding the absence of Ministers from the House 3**
   - *Senator Mohsin Aziz.. 4*
   - *Senator Saifullah Abro 7*
4. **Further discussion on the recent deteriorating law and order situation in Balochistan resulting in loss of precious lives of civilians and law enforcement agencies' personnel 9**
   - *Senator Bilal Ahmed Khan 9*
   - *Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur 14*
5. **Questions and Answers 18**
6. **Presentation of report of the Standing Committee on National Food Security and Research on [The Pakistan Animal Science Council Bill, 2023] 49**
7. **Presentation of report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024]................. 49**
8. **Presentation of report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2024] 50**
9. **Motion under Rule 194(1) moved on behalf of the Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat regarding [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024] 50**
10. **Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development on [The Establishment of Special Court [Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024] 51**
11. **Laying of the Annual Report-2023 of the Election Commission of Pakistan 52**
12. **Laying of the Annual Report 2023-24 of the National Commission on the Rights of Child 52**
13. **Calling Attention Notice raised by Senator Mohsin Aziz regarding non-availability of dedicated access from M-1 section to the Islamabad Airport 54**
    - *Senator Azam Nazeer Tarar 56*

14. **Calling Attention Notice raised by Senator Abdul Shakoor Khan regarding inordinate delay in execution of the project regarding provision of gas supply to Tehsil Gulistan, Qilla Abdullah, Balochistan 58**

15. **Further discussion on the recent deteriorating law and order situation in Balochistan resulting in loss of precious lives of civilians and law enforcement agencies' personnel 61**

- *Senator Jan Muhammad.. 61*
- *Senator Azam Nazeer Tarar 64*
- *Statement by Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Federal Minister for Interior.. 64*
- *Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition.................. 66*
- *Senator Umer Farooq.. 70*
- *Senator Zamir Hussain Ghumro 73*
- *Senator Muhammad Humayun Mohmand 76*
- *Senator Palwasha Mohammad Zai Khan.................................... 77*
- *Senator Dost Muhammad Khan... 79*

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Friday, the August 30, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ۙ

ترجمہ: عرش الٰہی کے حامل فرشتے، اور وہ جو عرش کے گرد و پیش حاضر رہتے ہیں، سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، پس معاف کر دے اور عذاب دوزخ سے بچالے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ اے ہمارے رب، اور داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (ان کو بھی وہاں ان کے ساتھ ہی پہنچادے) تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے۔

(سورة المومن: آیات نمبر ۷ تا ۸)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ سب کو جمعہ مبارک۔ جی سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان۔

Point of Public Importance raised by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan regarding overbilling of electricity bills and indifference of officers/officials to the plight of consumers

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک point of public importance پر بات کرنا چاہتی ہوں جس سے آج کے questions بھی related ہیں اور وہ آپ کے اور ایوان کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔ لاہور میں میری والدہ کا گھر ہے اور اس میں میری بہن اور بہنوئی رہتے ہیں۔ انہوں نے وہاں ایک 5KV کا solar system install کیا ہوا ہے۔ تین مہینے پہلے وہاں کے meter reader ان کے 900 یونٹ کو 9000 یونٹ بنایا گیا۔ اس کے بعد جب میرے بہنوئی ایک عام شہری کی حیثیت سے ان کے پاس گئے اور کوئی reference نہیں دیا تو اب تک یعنی تین مہینے اور 28 چکر لگانے کے بعد ان سے کہا گیا ہے کہ پہلے آپ 70 ہزار روپے جمع کریں۔ LESCO کی طرف سے ایک چھ رکنی کمیٹی بھی وہاں گئی اور انہوں نے میٹر دیکھنے کے بعد یہ اعتراف کیا کہ یہ ہماری غلطی ہے اور ہم ٹھیک کردیں گے لیکن پھر بھتہ لینے کے لئے اس شریف آدمی کو جو ایک بینک کا vice-president ہے، اسے 28 چکر لگوا چکے ہیں۔ 28 چکر لگوانے کے بعد XEN and SDO نے ملی بھگت سے ان کو کہا کہ پہلے آپ 70 ہزار روپے جمع کروائیں otherwise get out of our office. یہ بات مجھے کل پتا چلی کیونکہ وہ مجھے بتانا مناسب نہیں سمجھتے رہے لیکن وہ ایک عام شہری کی حیثیت سے وہاں جاتے رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ over billing کیسے ہو رہی ہے اور اس کے ذمہ دار کون ہیں اور یہ بھی دیکھ لیجیے کہ ایک عام شہری کی کیا حیثیت ہے کہ انہیں کمروں سے دھکے مار کے نکال دیا جاتا ہے۔ آپ یہ بھی دیکھیے کہ کس طرح line losses کو پورا کرنے کے لئے لوگوں سے بھتہ لیا جاتا ہے اور جو کنڈے لگاتے ہیں، ان سے بھی یہ پیسے لیتے ہیں۔ میں یہ اپنے ساتھ بیتی ہوئی بپتا بتا رہی ہوں اور میں

نے یہ منسٹر صاحب کو بھی بتائی ہے اورانہوں نے اس پر ایکشن لینے کا وعدہ کیا ہے لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ اسے کمیٹی کو refer کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بالکل جو آپ کا issue ہے، یہ اسی طرح دوسرے خواتین اور حضرات کا بھی ہے۔ ہم اسے متعلقہ کمیٹی میں refer کر رہے ہیں تاکہ اسے thoroughly discuss کیا جاسکے۔ جی قائد حزب اختلاف۔

Point of Order raised by Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) regarding the absence of Ministers from the House

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان نے جو point اٹھایا ہے، یہ بڑااہم ہے۔ اس سے پاکستان کی اکثریت متاثر ہوئی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایوان کا front row خالی نظر آرہا ہے اور کوئی منسٹر موجود نہیں ہے۔ ہم سوالات کس کے لئے کر رہے ہیں؟ کیا ہم یہ دیواروں سے کر رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ حکومت دو، چار ہفتے یا مہینے کی مہمان ہے لیکن یہ مطلب نہیں کہ ابھی سے کام کرنا چھوڑ دیں۔ انہیں یہاں پر موجود ہونا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیڈر آف دی اپوزیشن! آپ کا جو concern ہے، وہ بالکل بجا اور درست ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ صبح کوئی emergency Cabinet meeting بلوائی گئی ہے and it will be over in half an hour or so اور جو concerned Ministers ہیں، وہ تھوڑی دیر میں ایوان میں پہنچ جائیں گے، ان شاءاللہ۔ وہ بس اس emergency meeting کی وجہ سے نہیں آسکے لیکن آپ کا concern بجا ہے۔ ایسا ہونا چاہیے کہ منسٹر حضرات موجود ہوں۔ ابھی سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان اور پھر آپ نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، اگر منسٹر صاحب موجود ہوتے تو وہ respond کرتے اور ان کا یہاں ہونا ضروری ہے۔ I do endorse your point. جی سینیٹر محسن عزیز۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین! جب ایک منسٹر بھی موجود نہیں تو ہم کس سے کہیں اور کون سنے گا۔ بات یہ ہے کہ اگر آج Cabinet meeting ہے لیکن انہیں یہ پتہ ہونا چاہیے کہ the sitting of Senate has precedence. Cabinet meeting تو دو گھنٹے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ اگر سینیٹ کے یہ حالات ہیں تو مجھے نہیں پتہ کہ آپ اجلاس adjourn کریں گے یا prorogue کریں گے۔ موسم بڑا اچھا ہے۔ ہم اسی کی بات کر لیتے ہیں کیونکہ expenditure تو ہو رہا ہے۔ اگر ہم بلوچستان کی بات کریں گے تو کون سنے گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ بس ہمیں یہ فرما دیں کہ جب تک وہ نہیں آتے تو ہم گھر چلے جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محسن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کے concern کو endorse کر رہا ہوں لیکن میری ذاتی درخواست یہ ہے کہ بہت سے خواتین اور حضرات بلوچستان کے حوالے سے گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ جب میرے دوست سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب نے اس دن تقریر کی تو اس وقت آپ کے benches پر کوئی نہیں بیٹھا تھا اور ہمارے benches پر صرف دو، تین لوگ بیٹھے تھے۔ آج ہم بلوچستان کے حوالے سے گفتگو کر لیتے ہیں کیونکہ اس دن ہمارے کچھ احباب رہ گئے تھے۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ بات کریں۔ جو regular agenda ہے، جیسے ہی منسٹر صاحبان آتے ہیں تو ہم وہ take up کر لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محسن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی سینیٹر سیف اللہ ابڑو۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں چاہتا ہوں کہ پہلے سینیٹر محسن صاحب بات کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر محسن صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! ہمارے ایک بہت معزز ممبر نے اس دن ایک question raise کیا تھا۔ سینیٹر شیری رحمان آپ کی کرسی پر تشریف فرما تھی۔ ہم دو دن تک یہی discuss کرتے رہے کہ پارلیمنٹ کی توقیر، بالادستی اور اس کی writ کیا ہے اور ہم کون ہیں اور ہماری عزت کی جائے۔ یہ کس کی طرف سے کی جائے؟ یہ judiciary کی طرف سے کی جائے۔ اس پر آپ نے بھی

بڑی اچھی تقریر کی اور ایوان میں اس متعلق بھی باتیں ہوئیں۔ دو دن تک تقریر ہوتی رہی۔ دو دن یہی discuss ہوتا رہا کہ میرے خلاف کیسے contempt notice issue کیا گیا ہے اور کیوں کیا گیا ہے حالانکہ جس نے contempt notice issue کیا تھا، اس کا نام بھی نہیں لیا جا رہا تھا یعنی چیف جسٹس صاحب کا نام نہیں لیا جا رہا تھا۔ ایک جج کے خلاف point scoring کی جا رہی تھی کہ انہوں نے کسی کے خلاف decision دیا تھا۔ یہ point scoring House میں ہوتی رہی اور ہم سب نے متفقہ طور پر یہ ضرور کہا کہ پارلیمنٹ بالاتر ہے اور پارلیمنٹ کی عزت کو برقرار رکھنا چاہیے۔ دو دن کی ان تقریروں کا پوری print and electronic media میں چرچا تھا کہ پارلیمنٹ اب کھڑی ہو گئی ہے۔ افسوس کی بات کہ پھر وہی شخص ماشاء اللہ چار دن بعد ایوان سے جاتے ہیں اور پھر سپریم کورٹ سے نکل کر سجدہ کرتے ہیں۔ قبلہ تو اس طرف ہے لیکن وہ سجدہ کسی اور طرف کر رہے تھے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری ایک گزارش سن لیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جی بات کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ایک honourable Member جو آپ کے اور ہمارے ساتھی ہیں، وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: لیکن آپ تو موجود ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بالکل میں ہوں اور آپ کی بات سن بھی لوں گا اور اگر وہ میرے بارے میں ہے تو اس سے زیادہ تلخ بات بھی سن لوں گا۔ جو ممبر نہیں ہیں اور آپ کی بات کا جواب نہیں دے سکتے، ان کے متعلق بات کرنے سے گریز کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں یہ بات کر رہا ہوں کہ وہ کتنے دنوں سے نہیں آئے ہیں اور پتہ نہیں کب آئیں گے۔ میں تو صرف پارلیمنٹ کی بات کر رہا ہوں۔ آج جو پارلیمنٹ ہمیں نظر آ رہی ہے اور یہی پارلیمنٹ ہمیں اس دن بھی نظر آ رہی تھی اور ہم سب بڑے جذبے اور جنون میں یہ باتیں کر رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ ہم اپنے purpose کے لئے پارلیمنٹ کو استعمال کر رہے ہیں اور اس وجہ سے

پارلیمنٹ بے توقیری کی نذر ہوتی جارہی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان معاملات کو بڑے غور و فکر سے دیکھا جائے، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیڈر آف دی اپوزیشن کھڑے ہیں۔ انہیں بات کرنے دیں پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! یہ ایوان ایک خاص قواعد و ضوابط سے چلتا ہے اور چلنا بھی چاہیے۔ آپ نے کہا، اگر میں صحیح سمجھا ہوں، کہ بلوچستان پر ہم کئی لوگ اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب! بات دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی نہیں ہے، بات تو یہ ہے کہ حکومت وقت کی یہ ساری کرسیاں خالی ہیں۔ صحافی حضرات سے درخواست ہے کہ اس کا پورا ایک screenshot time and date کے ساتھ نکالیں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ discussion ہوگی، اپنے ساتھیوں سے بھی میری درخواست ہے کہ as a protest, because there is no one listening to you. We are just talking to these walls. یہ issue اتنا serious ہے، حکومت کا کوئی وزیر تو یہاں بیٹھا ہو۔ اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ ہم quorum point out کریں گے، ہم نہیں کریں گے، ہم ادھر ہی بیٹھیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، شکریہ۔ ابڑو صاحب، ! ایک سیکنڈ۔ جی جان محمد صاحب۔

سینیٹر جان محمد: جناب! گزارش یہ تھی کہ بلوچستان کے issue پر بہت سے دوست رہ گئے ہیں، اس پر بات چیت کی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ جو حضرات اس issue پر بولنا چاہیں، وہ ضرور بولیں۔ جی ابڑو صاحب۔

سینیٹر جان محمد: جناب! اس میں یہ بات نہیں ہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جان محمد صاحب! مجھے ایک سیکنڈ دیں گے کہ میں ابڑو صاحب کی بات سن لوں۔ جی ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! جن دوستوں نے بھی objection کیا، ہماری بہن پلوشہ نے بھی کیا، قائد حزب اختلاف نے بھی کیا، سب نے کہا کہ وزرا کو ہونا چاہیے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وزرا یہاں تو نہیں آتے لیکن Standing Committees جو اس House کے ears and eyes ہیں، ان میں بھی وزرا نہیں آتے۔ آپ یقین کریں کہ ہر میٹنگ میں 90% bureaucracy جھوٹ بولتی ہے حکومت سے بالاتر ہو کر، جس کی بھی حکومت ہو۔ بیوروکریسی غلط کام کرتی ہے، وہ کرپشن کرتے ہیں، غلط guide کرتے ہیں، غلط briefing دیتے ہیں۔ ناصر بٹ بھی بیٹھے ہیں، ان سے بھی آپ پوچھ سکتے ہیں، Housing Committee میں انہوں نے بھی دیکھا ہے، سارے دوست جو کمیٹیوں میں بیٹھے ہیں۔ کل Standing Committee on Privatization کی میٹنگ میں سینیٹر طلال بیٹھے تھے، آپ نے دیکھا ہے کہ ایک financial advisor کو 600 million illegal پیسے دیے گئے ہیں۔ پھر وہ privatization ختم کی گئی۔ یہ ایسے پیسے گنوانا، اپنے لوگوں کو دینا بڑی زیادتی ہے، اس لیے وزرا کو کمیٹیوں میں آنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم quorum point out کرتے لیکن صرف ایک شخص کی وجہ سے نہیں، مدتوں کے بعد عرفان صدیقی صاحب اوپر بیٹھ کر ایوان کو چلا رہے ہیں تو اچھا نہیں لگتا کہ ہم quorum point out کرتے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اسے discuss بھی کریں، بلوچستان کا بوجھ بھی ہلکا ہو جائے لیکن پاکستان کے عوام پر جو بوجھ ہے، اسے بھی ہلکا کریں۔ یہ وزرا کہاں بیٹھیں گے۔ ان کو پابند کریں کہ وہ آئیں اور کمیٹیوں میں بھی ان کو بلائیں۔

جناب! میں Standing Committee on Economic Affairs کا چیئرمین ہوں۔ پچھلے تین سالوں میں اس کی ٹوٹل 2 meetings ہوئی تھیں۔ میں نے ابھی 45 دن میں 3 meetings کی ہیں۔ ان کو تین اور notices issue کیے ہیں۔ میں نے concerned Secretary سے ایک ہی سوال پوچھا کہ مجھے آپ یہ بتا دیں کہ یہ پاکستان پر 130 billion dollars external loan ہے، آپ کا ان پر کوئی check and balance ہے تو سیکرٹری نے کہا کہ نہیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں sector wise

briefing دیں۔ یقین کریں کہ جب ان کی briefing آئی تو پہلی میٹنگ میں سیکرٹری کہہ رہا تھا کہ جناب! مجھے تو علم نہیں ہے کہ یہاں یہ مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ کوئی بھی officer اپنی ذمہ داری کے بارے میں well known نہیں تھا۔ اچھا، وزیر ہمارے ساتھی بھی ہیں، وہ چیمہ صاحب ہیں۔ کمیٹی کے اراکین ہیں، میں نے کہا کہ ہمارے لیے اعزاز ہوگا کہ ایک سینیٹر، Standing Committee on Economic Affairs کے Members, اس کے علاوہ concerned Minister, اگر وہ آئیں گے تو شاید ہم ان کی help کر سکیں۔ جناب! 130 billion dollars external loan ہیں، internal loans الگ ہیں۔ یہ پیسے حکومت پاکستان نے ہماری public کے ذریعے دینے ہیں نا، ہم لوگوں نے پیسے دینے ہیں۔ جب بھی پوچھا گیا تو کہا گیا کہ وہ تو PM House میں مصروف ہیں۔ میں نے ان کو ایک advise دی، میں نے کہا کہ آپ ان سے پتا کریں کہ ہم نے 10:30 بجے میٹنگ رکھی، وہ PM House میں تھے، پھر ہم نے 02:00 بجے میٹنگ رکھی، وہ پھر PM House میں تھے۔ میں نے کہا کہ آپ ان سے پوچھ لیں کہ اگر وہ سحری کے وقت easy ہوں تو میں صبح چار بجے میٹنگ رکھ لیتا ہوں۔ اگر نہیں تو پھر افطاری کے وقت رکھ لیتا ہوں، ان سے پوچھ لیں۔ خدا کے واسطے! آپ ان کو پابند کریں۔ یہ ہمارا فائدہ ہے، اس ملک کا فائدہ ہے، ہم اپنی ذمہ داری نبھائیں۔ شکریہ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحبہ! ایک سیکنڈ، بڑی نوازش۔ آپ ایک منٹ مجھے دیں گی؟ مجھے ایک منٹ دے دیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں، جو ابڑو صاحب نے ابھی کہا، میں بالکل support کرتا ہوں Leader of the Opposition کے point of view کو بھی، ابڑو صاحب کے point of view کو بھی۔ حقیقت یہ ہے not because I belong to a certain party لیکن اگر یہ پہلی row خالی ہوتی ہے تو ایوان کا اعتبار اور وقار کم ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، چاہے آپ point out کریں یا نہ کریں۔ اسی طرح جو ہماری Standing Committees ہیں، ان سب committees میں وزراء کے نام ہیں۔ ابڑو صاحب! آپ نے بالکل درست کہا ہے کہ کم از کم میرا تجربہ یہی ہے کہ وہ وزیر صاحبان کسی کمیٹی میں آ کر کچھ contribute نہیں کرتے، نہ صرف contribute نہیں کرتے بلکہ point

of view جو سینیٹرز کا ہے، وہ بھی نہیں سنتے۔ میں آپ کی سوچ اور آپ کے درد اور آپ کے concern میں پوری طرح آپ کے ساتھ ہوں۔جی مندوخیل صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ کو تین منٹ دوں گا لیکن وہ بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

Further discussion on the recent deteriorating law and order situation in Balochistan resulting in loss of precious lives of civilians and law enforcement agencies' personnel

Senator Bilal Ahmed Khan

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں بحیثیت ایک پاکستانی اور خصوصاً بحیثیت ایک بلوچستانی، ان شہیدوں کے گھروں سے جو 26 اگست کی رات کو بلوچستان میں شہید ہوئے،ان سے میں بطور ایک پاکستانی بطور ایک بلوچستانی تعزیت بھی کرتا ہوں اور ان سے معذرت بھی کرتا ہوں۔ تعزیت اس حوالے سے کہ یہ ایک اندوہناک واقعہ تھااور معذرت اس لیے کرتا ہوں کہ میں ایک بلوچستانی ہونے کے ناطے ان کا کچھ مداوانہ کر سکا۔

چیئرمین صاحب! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو بھی حالات آج کل ہیں، ان حالات کو اگر ہم دیکھیں تو بلوچستان ان حالات کے سب سے زیادہ زیر اثر بھی ہےاور سب سے زیادہ highlighted بھی ہے۔ بلوچستان کا جو مسئلہ ہے،جناب چیئرمین! آج اس فورم پر کھڑے ہو کر میں یہ کہنا چاہوں گا یا یہ پوچھنا چاہوں گا اپنی قوم سے، اپنے لوگوں سے کہ کیا بلوچستان کا کوئی مسئلہ ہے یا نہیں۔ دو چیزیں ہو سکتی ہیں، یا مسئلہ ہوگا یا مسئلہ نہیں ہوگا۔ اگر مسئلہ نہیں ہے تو پھر ہم اس پر بحث یا اس پر باتیں فضول میں کر رہے ہیں، اپنا اور قوم کا پیسا اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اگر یہ مسئلہ ہے تو پھر اس مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ دنیا میں جتنے بھی مسائل آج تک آئے ہیں، ان مسائل کا حل بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ بھیجا ہے لیکن ان مسائل کو address کرنا، ان کا صحیح طریقے سے حل ڈھونڈنا، یہ قوموں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ میں اگر یہ بات کہوں کہ یہ مسئلہ صرف بلوچستان

کا ہے یا یہ مسئلہ صرف بلوچ کا ہے یا بلوچستان میں رہنے والے بلوچ، پشتون اقوام کا ہے تو یہ غلط ہو گا، یہ مسئلہ پورے پاکستان کا ہے۔

پچھلے دنوں جو واقعہ ہوا، اس کے بعد سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا یا ان سے related ہماری جو عام محفلیں یا ہماری عام جو بیٹھک ہوتی ہے، ان میں یہ بات سب سے زیادہ point out کی گئی، highlight کی گئی۔ ایک specific قوم کو ٹارگٹ کیا گیا۔ معذرت کے ساتھ مجھے یہ بولنا نہیں چاہیے کہ پنجابی بولنے والے یا پنجاب سے تعلق رکھنے والوں کو اس میں ٹارگٹ کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے، اگر اس کے اثرات دیکھے جائیں تو اس میں direct بلوچ قوم کو ٹارگٹ کیا گیا۔ اگر اس کے اثرات دیکھے جائیں تو اس میں direct بلوچستان کو ٹارگٹ کیا گیا ہے۔ اگر اس کے اثرات دیکھے جائیں تو اس میں direct بلوچستان میں رہنے والے جتنے اقوام ہیں؛ بلوچ، پشتون اور باقی اقوام ہیں، ان کو ٹارگٹ کیا گیا۔ جو لوگ شہید ہوئے، ان کے گھرانوں پر تو یہ آفت ٹوٹ پڑی، ان کے گھرانوں پر تو یہ قیامت ٹوٹ پڑی لیکن اس سے نفرت کے جو اثرات ہیں، وہ بلوچستان پر پڑ رہے ہیں۔ اس کے منفی اثرات بلوچوں اور پشتونوں پر پڑ رہے ہیں۔ چند لوگوں کی حرکتوں کی وجہ سے پورے صوبے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ کیا کبھی کسی نے اس بارے میں سوچا ہے کہ اس کے اثرات ہمیں کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟ اس کے بدلے میں، معذرت کے ساتھ، ہمارے وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ ایک ایس ایچ او کی مار ہیں۔ ان باتوں سے کن لوگوں پر اثرات ہوں گے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ جنہوں نے یہ حرکتیں کی ہیں، جو اس ملک کے دشمن ہیں اور جو اس ملک کے دہشت گرد ہیں وہ اس طرح کی حرکتیں اور اقدامات پنجاب میں کریں گے؟ کیا وہ ایسی حرکتیں اور اقدامات خیبر پختونخوا یا سندھ میں کریں گے؟ نہیں وہ وہاں پر نہیں کریں گے، ان کو سب سے آسان اور easy target بلوچستان ہی ملے گا۔ ان کو سب سے آسان راستہ بلوچستان ہی ملے گا۔ نقصان کس کا ہوا؟ نقصان میرا ہو رہا ہے، اس کا سب سے بڑا نقصان بحیثیت بلوچستانی میں برداشت کر رہا ہوں۔ ہمارے لوگ جو اس ایوان میں، قومی اسمبلی میں اور صوبائی اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، کیا انہوں نے کبھی اس مسئلے کو serious مسئلہ سمجھا ہے؟ اگر سمجھا ہے تو کبھی اس مسئلے کے حل کے لیے سر جوڑ کر بیٹھے ہیں؟ کبھی ہم نے way forward ڈھونڈا ہے؟ کبھی ہم نے آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے؟

جناب والا ! اگر پچھلے ادوار میں آپ دیکھیں۔ ہم نے ہمیشہ طاقت کا ہی استعمال کیا ہے۔ کیا طاقت کے استعمال سے ہم کچھ حاصل کر سکے ہیں؟ اگر ہم نے طاقت کے استعمال سے اپنے مقاصد حاصل کیے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ مزید طاقت استعمال کی جائے بلکہ آج تک جو طاقت استعمال ہوئی ہے اس سے کئی گنا زیادہ طاقت استعمال کی جائے۔ اگر اس طاقت کا کوئی بھی نتیجہ نہیں نکلا تو۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر بلال احمد خان: خانزادہ صاحب مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ اگر اس مسئلے کو آپ اور ہم بحیثیت قوم serious سمجھتے ہیں تو اس طرح کی۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب آرہے ہیں۔ وزیر صاحب ابھی آنے والے ہیں اور پانچ منٹ تک پہنچ جائیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر بلال احمد خان: خانزادہ صاحب kindly اگر آپ میری بات سن لیں، میری باتیں record پر آرہی ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تھوڑا وقت انتظار کر لیں ابھی وزیر صاحب آرہے ہیں۔ آپ کو باری ملے گی، ایک سیکنڈ، بٹ صاحب بیٹھیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ان کی بات سن لیں، ابھی وزیر صاحب آرہے ہیں، آپ کو میں ان کے سامنے مائیک دوں گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ان کا message آیا ہے وہ پانچ منٹ میں پہنچ رہے ہیں۔ آپ کو ان کی موجودگی میں باری دیں گے، ان شاء اللہ آپ ان کی موجودگی میں تقریر کریں گے۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب چیئرمین! میں اپنے colleague کے concerns کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے اپنا concern ظاہر کیا کہ میں جو تقریر کر رہا ہوں

جیسے در و دیوار سے باتیں کر رہا ہوں اور جو متعلقہ شخص ہے وہ یہاں پر موجود نہیں ہے۔ میری باتیں ایسی ہیں جیسے میں صرف دیواروں سے ہی باتیں کر رہا ہوں۔ ہم بلوچستان والے تو دیواروں سے پچھلے 75 سالوں سے باتیں کر رہے ہیں اور شاید کبھی دیواروں سے بھی آوازیں آنا شروع ہو جائیں اور اس کا جواب بھی ہمیں شاید ملنا شروع ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ فراز صاحب کا کون سا شعر ہے کہ دیواروں سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں بس دیواریں سن رہی ہیں۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب چیئرمین! دیواروں سے باتیں کرنا تو اچھا لگتا ہے اگر وہ جواب دے دیں لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے 70,75 سالوں سے کوئی بھی جواب نہیں آ رہا ہے۔ جناب والا! مہربانی کر کے مجھے اپنی بات complete کرنے دیں۔ چھ، سات منٹ میں سے چار، پانچ منٹ تو یہ لے گئے ہیں۔

جناب والا! میں بلوچستان کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ بلوچستان اس ملک کا تقریباً آدھے سے زیادہ رقبے پر مشتمل ایک صوبہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں اور پورے پاکستان کو بھی پتا ہے کہ بلوچستان سب سے چھوٹا صوبہ ہے لیکن اس چھوٹے صوبے کی جو اہمیت ہے وہ شاید یہاں پر بیٹھے ہم سب اور اس ملک میں رہنے والے اتنا بہتر نہیں سمجھتے جتنا ہمارے دشمن ممالک جن میں امریکہ، انڈیا اور دوسرے ملک سمجھتے ہیں۔ بلوچستان کا جو area ہے، بلوچستان کا border جن دو ممالک سے ملتا ہے ان کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ہم بطور ملک، بطور قوم شاید وہ اہمیت نہیں دے پائے جو ہم سے دور بیٹھے ہوئے ہمارے دشمن ممالک اہمیت دے رہے ہیں۔ آج ہمارے ملک میں، آج ہمارے صوبے میں، ہمارے لوگوں کو ہمارے دشمن استعمال کر کے اور ان کو دہشت گرد بنا کر ہمارے ہی خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ کیا ہم بحیثیت قوم، بحیثیت ایک ملک اور بحیثیت ایک طاقت کے ان لوگوں کو جو ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ کیا ہم ان کو اپنے مقصد کے لیے استعمال نہیں کر سکتے؟ کیا ہم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ ہم ان سے جا کر پوچھیں تو سہی کہ ان کا مسئلہ کیا ہے؟ یہ یہاں تک پہنچے کیوں ہیں؟ ان کو یہاں تک پہنچانے، ان کو یہاں تک لانے اور

ان کو ان مقاصد کے لیے استعمال کرنے میں دیگر ممالک جو ہمارے دشمن ہیں ان کے کیا مقاصد ہیں؟ کیا ہم بحیثیت قوم وہ مقاصد ان سے چھین نہیں سکتے؟ وہ مقاصد ہم ان سے حاصل نہیں کر سکتے؟

جناب والا! اگر ہم اس بارے میں serious ہیں۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بلوچستان اور پاکستان کے تینوں صوبے federation کا حصہ ہیں تو خدارا جناب چیئرمین! میں آپ سے دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان کو اپنا بلوچستان سمجھیں، بلوچستان کے لوگوں کو اپنا سمجھیں۔ جس طرح پچھلے 75,77 سالوں میں بلوچستان کو آج تک قوم نے اور ملک نے اپنا نہیں سمجھا۔ اگر اسی طرح کرتے رہے جس طرح پچھلے دنوں ہمارے بلوچستان کے سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب نے بات کہی تھی، اللہ نہ کرے کہ میری زبان پر ایسی بات آئے کہ خدانخواستہ کل ہم آج کے دن کے لیے روئیں گے۔ آنے والے کل میں ہم آج کے دن کے لیے افسوس کریں کہ اس وقت حالات بڑے اچھے تھے کم از کم کسی سے بات کرنے کے لیے کوئی راستہ تو تھا۔

جناب والا! جس طرح میں نے کہا کہ میں دیوار سے بات کر رہا ہوں اور کل کو ہم بطور قوم ایک دیوار کے سامنے کھڑے نہ ہو جائیں۔ آج تو میں دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر بات کر رہا ہوں کل بطور قوم ہم سب دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر سوال کریں اور دیوار ہمیں جواب بھی نہ دے۔ ایسے حالات سے بچنے کے لیے ہمیں آنکھیں کھولنی چاہییں۔ ایسے حالات سے بچنے کے لیے ہمیں بطور قوم سچ بولنا چاہیے۔ 75,77 سالوں میں اس قوم کے ساتھ جتنا جھوٹ بولا گیا ہے، معذرت کے ساتھ میرے الفاظ بڑے سخت ہیں جتنا بھی جھوٹ بولا گیا ہے خدارا اس جھوٹ کو ختم کریں اور بلوچستان کو اپنا سمجھیں۔ اگر آپ بلوچستان کو اپنا سمجھیں گے تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک بلوچستان جس پر تمام دنیا کی نظریں ہیں، ہماری دشمن قوموں کی اس پر نظر ہے۔ اگر یہ نظر ہم اس پر رکھیں تو ان شاء اللہ میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں بلوچستان پورے پاکستان کو آنے والے 100 سالوں تک روزگار بھی دے گا، آپ کے وجود کو بھی قائم رکھے گا اور آپ کے آنے والے وقت کو روشن بھی کرے گا۔ اگر اس بلوچستان کو آپ تھوڑا سا اپنا سمجھ کر اپنا لیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ۔

Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: شکریہ جناب چیئرمین! میں سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب کو خوش آمدید کہنا چاہتی ہوں وہ آ گئے اور ساری کرسیوں کی لاج رکھی ہے۔ آپ کے آنے کا بہت شکریہ and I wish کہ باقی لوگ بھی آ جائیں۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ پاکستان اس وقت کس نہج پر کھڑا ہوا ہے، جو مشکلات اور جو مسائل ہمارے سامنے ہیں، جن سے نبرد آزما ہونے کے لیے دو یا تین لوگ بیٹھ کر deal نہیں کر سکتے۔ آپ نے دیکھا کہ کل Apex Committee کی meeting ہوئی اور انہوں نے اختر مینگل صاحب سے بات کرنی چاہی تو انہوں نے کہا کہ میں تو stakeholder ہی نہیں ہوں، میری تو ایک سیٹ ہے۔ مسئلہ یہ ہے جب تک stakeholders کو on-board نہیں لیں گے، جب تک آپ مسائل کی detail میں نہیں جائیں گے۔ وہ نوجوان، وہ بچیاں، مائیں، بہنیں اور بیٹیاں جو اپنے گھروں سے نکلی ہیں جو گوادر میں ہزاروں کی تعداد میں کھڑی ہوئی تھیں؟ ان سے کون بات کرے گا۔ ان کی خلشیں کون سنے گا۔ جو بچے ہمارے، یعنی تیس لاکھ بچے بلوچستان میں، excuse me, the House is here to listen, if people have other things to do, they can go outside. ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ۔ پلیز آپ بات کرنے دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: ایک منٹ، آپ آگے بات تو کرنے دیں۔ دیکھیں ناصر بٹ صاحب یہ اچھی بات نہیں ہے۔ میں نے آپ کو کیا کہا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بٹ صاحب، پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: آپ بھی بولتے رہیں، میں بھی بولتی رہوں گی۔ تھوڑا سا برداشت کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ بلوچستان پر چونکہ بات ہو رہی ہے اور آپ اس پر بول چکی ہیں۔ میں نے آپ کے Point of Order پر آپ کو موقع دیا تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ مجھے بات کر لینے دیں جس کی میں نے تمہید باندھی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، آپ تمہید نہ باندھیں، آپ اس بات کو مکمل کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: ارے بھائی، دیکھیں۔

We are fifty percent of the population of this country and we are not even given a chance to speak.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایسی بات نہیں ہے۔ اب آپ اس کو gender issue نہ بنائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: میں اس کو gender issue بناؤں گی اگر آپ مجھے جائز بات نہیں کرنے دیں گے۔ نہ میں نے کسی کے ساتھ، اب جو بات میں کر رہی تھی وہ پلیز آپ مجھے کرنے دیں۔ مجھے بات کرنے دیں، آپ کی مہربانی ہو گی۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: آپ مجھے بات نہیں کرنے دیں گے۔ چیئرمین صاحب! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ ادھر اتنے سمجھدار لوگ بیٹھے ہیں اور ان میں تحمل ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بٹ صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: ان میں تحمل ہی نہیں ہے کہ یہ کسی کی بات سنیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں ایک گزارش کروں کہ اگر آپ کا کوئی Point of Order ہے تو briefly اس پر بات کریں۔ You have already delivered your speech on Balochistan. آپ بلوچستان پر already بات کر چکی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: دیکھیں، میں یہ بات کر رہی تھی کہ یہ پاکستان ہم سب کا ہے اور ان تمام parties میں، نون لیگ میں بھی بہت اچھے لوگ ہیں، پیپلز پارٹی میں بھی بہت اچھے لوگ ہیں، دانشمند لوگ ہیں، سمجھدار لوگ ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی بات مکمل کریں۔آپ یہ تمہید نہ باندھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔ اب یہ دیکھیں کتنی تکلیف ہے۔اب وہ پرویز رشید صاحب بیٹھے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بٹ صاحب! پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: میں نے کیا بات کر لی بھائی؟آپ لوگ دس دس دفعہ وہی بات کرتے ہیں۔ ناصر بٹ صاحب کھڑے ہو کر جو مرضی کہہ دیں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے۔آپ بعد میں بات کر لیں، ابھی صبر کریں تھوڑا سا۔ پانچ منٹ صبر کریں۔ ویسے بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی بات مکمل کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: دیکھیں چیئرمین صاحب! یہ کوئی طریقہ ہے۔ان حالات میں کیا بات ہو سکتی ہے۔ میں نے پہلے آپ کی تعریف کی، آپ کو welcome کیا۔اس کے بعد میرا مدعا یہ تھا کہ اس House کے جو لوگ ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یار، اس کو تو بٹھاؤ۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: لگے رہیں۔ یہ چپ کریں گے تو میں بولوں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میڈم زرقا! آپ نے کہا تھا کہ میں دو منٹ لوں گی، آپ کو میں نے کہا تھا کہ میں آپ کو تین منٹ دوں گا۔ you have already taken five minutes.

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: If they will keep quiet اچھا جناب! میرا ایک Point of Order آپ سن لیں کیونکہ ان لوگوں میں تو کوئی بات سننے کی نہیں ہے۔ جناب! یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ آپ مجھے بات نہیں کرنے دیں گے۔ This is not on.

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: دیکھیں ذرا۔ ان کا آپ attitude دیکھیں۔ یہ ان کا attitude ہے کہ بات نہیں ہونے دیتے۔ جناب! میں Point of Order پر صرف یہ کہنے لگی ہوں، میں بلوچستان پر بات نہیں کرتی کیونکہ ان میں برداشت نہیں ہے۔ جناب! میں صرف یہ بات کرنے لگی ہوں کہ پاکستان میں ہماری پارلیمان کے Senators, ہم اپنی بات کر رہے ہیں، ہم اپنے استحقاق کی بات کر رہے ہیں۔ ہم جاتے ہیں،

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب! یہ کیا مذاق ہے۔ میں جو بات کرنا چاہ رہی ہوں وہ یہ ہے کہ ہم Senators چیئرمین عمران خان کو ملنے کے لیے petitions لے کر جاتے ہیں۔ ہم senators ہیں اور یہ ہمارا استحقاق ہے کہ ہم جائیں لیکن جو جیل کے حکام ہیں وہ ہمیں بارہا دفعہ واپس بھیج دیتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ بات کر رہی ہوں کہ I am going to write to you. This is our privilege. یہ جو ان کا طریقہ ہے وہ تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ انہوں نے کچھ نہیں ہونے دینا۔ نہ کوئی کام کی بات ہونے دیتے ہیں، نہ یہ کوئی positive constructive بات ہونے دیتے ہیں۔ جناب! یہ رویہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ بالکل صحیح نہیں ہے، بالکل صحیح نہیں ہے یہ رویہ۔

Mr. Presiding Officer: Since the minister is here, the minister has arrived. We now move to the question hour so that he can answer.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، ایمل صاحب، اس پر بات ہو گئی ہے۔ یہ پانچ منٹ کا business ہے۔ یہ ختم کر دیں، آپ سب کو موقع دیتے ہیں۔ ایمل بھائی، آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔ یہ question hour already late ہو گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل بھائی، آپ سب کو موقع دیں گے۔ اب ہم question hour لے لیتے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اگر House کی sense یہ ہے تو question hour suspend کر دیں۔ تھوڑا سا agenda ہے۔ یہ agenda کی تین items ہیں جو تین منٹ میں نکل جائیں گی۔ یہ صرف دو reports lay ہونی ہیں۔ یہ میرا نہیں بلکہ آپ ساروں کا agenda ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ سب بول رہے ہیں، مجھے تھوڑا سا موقع دیں۔ ہم اس House کو اور اس business کو streamline کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آپ تمام لوگ تقاریر کریں۔ ہم وقفہ سوالات کو suspend کر رہے ہیں[1]۔ اس کے بعد پانچ منٹ میں دو یا تین reports lay ہونی ہیں۔ پانچ منٹ کے بعد the House is open آپ سب اس پر بات کریں۔

Questions and Answers

*Question No. 12 **Senator Rana Mahmood Ul Hassan**: *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that some areas of Mauza Athal, Simly Dam Road, Islamabad such as Mohallah Zafarabad etc. have not been provided with the facility of three phase electricity, if so, the reasons thereof indicating also the time by which the same will be provided there; and

(b) whether it is also a fact that the 50KVA transformers installed in the said area are insufficient to cater for the load requirement, if so, the time by which the same will be replaced with 100 KVA transformers?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) There exists 100 kVA Distribution Transformer at "Mohallah Zafarabad Mouza

[1] [*The Questions and their printed replies placed on the table of the House were taken as read*]

Athal Simly Dam Road Islamabad". Presently, 84 consumers of the mentioned area are being fed from IESCO's Low Tension (LT) distribution network and all of them are single phase connections. At present, there is no need of 3-phase Low Tension (LT) network. However, if any consumer applies for a 3- phase connection, the Low Tension (LT) network will be upgraded to 3-phase till the feeding point of that consumer as per prevailing rules (approximately within one month).

Moreover, voltage at consumers' premises is found within permissible limit.

(b) There exists 100 kVA Distribution Transformer instead of 50 kVA at the said location. The 100 kVA Distribution transformer is running at 60% loading and is sufficient to cater for the requirement of the area.

*Question No. 13 **Senator Zamir Hussain Ghumro:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the number of employees working in the Petroleum Division, its sub ordinate offices, autonomous/semi-autonomous bodies, organizations and corporations etc. working under its administrative control with province wise breakup?*

Mr. Musadik Masood Malik: Detail is attached at Annexure-I.

Annex-I

Name of Departments/ Organizations	Islamabad Capital Territory (ICT)	Punjab	Sindh	Khyber Pakhtunkhwa	Balochisan	Azad Jammu & Kashmir	FATA	Gilgit Baltistan	Merit	Total
Ministry of Energy (Petroleum Division)	Detail attached as per Annex-A									
Policy Wing		61	15	19	6	3	1	3	1	109
Department of Explosives		45	18	15	8	3	-	-	-	89
Pakistan LNG Limited (PLL)	Pakistan LNG Limited is constituted under the Companies Ordinance 1984 and does not fall in any category mentioned in the matter									
Government Holding Pvt. Ltd (GHPL)	15	41	10	11	2	3	-	1	-	83
Inter State Gas System (Pvt) Limited (ISGSL)	9	27	4	5	-	2	1	-	-	48
Hydrocarbon Development Institute of Pakistan (HDIP)		114	46	55	18	18	-	4	-	255
Pakistan Mineral Development Corporation (PMDC)		348	83	89	157	17	5	4	-	703
Oil & Gas Development Company Limited (OGDCL)	Detail attached as per Annex-B									
Sui Northern Gas Pipelines Limited (SNGPL)	15	6031	60	1622	81	62	123	-	-	8002
Pakistan State Oil Company Limited (PSOCL)	190	587	1265	126	35	-	-	12	-	2215
Sui Southern Gas Company Limited (SSGCL)	Detail attached as per Annex-C									
Pakistan Petroleum Limited (PPL)	-	444	740	113	1221	24	-	4	-	2546
Pak-Arab Refinery Limited (PARCO)	Detail attached as per Annex-D									
Geological Survey of Pakistan (GSP)	24	292	142	110	225	19	15	-	-	827
Saindak Metal Limited (SML)	-	1	4	5	88	4	-	-	-	102

Annex-A

PERFORMA FOR NUMBER OF EMPLOYEES WORKING IN PETROLEUM DIVISION (MAIN SECRETARIAT) WITH PROVINCE WISE BREAKUP.

Basic Scale	Sanctioned Posts	Actual Filled Posts			Domicile																							
					Islamabad		Punjab		Sindh						Khyber Pakhtunkhwa						Balochistan		Gilgit Baltistan		AJK	
									Total		Sindh (R)		Sindh (U)		Total		Khyber Pakhtunkhwa		Tribal Districts							
		Total	Male	Female	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F	M	F
22	2	1	1	1	-	-	1	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
21	2	2	2	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	1	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-
20	3	3	2	1	-	-	1	1	-	-	-	-	-	-	1	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-
19	8	5	5	-	-	-	1	-	2	-	1	-	1	-	2	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-
18	6	3	3	-	-	-	2	-	1	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
17	20	12	10	2	-	-	7	1	1	-	-	-	1	-	1	1	1	1	-	-	-	-	-	-	1	-
Sub-total	**41**	**26**	**23**	**4**	-	-	**13**	**3**	**4**	-	**2**	-	**2**	-	**5**	**1**	**5**	**1**	-	-	-	-	-	-	**1**	-
16	34	32	30	2	7	2	9	-	5	-	4	-	1	-	9	-	7	-	2	-	-	-	-	-	-	-
15	4	3	2	1	-	-	2	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
14	14	11	11	-	1	-	9	-	1	-	-	--	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
13	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
12	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
11	4	4	4	-	-	-	3	-	-	-	-	-	-	-	1	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-
10	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
9	14	14	10	4	3	1	4	-	2	1	2	-	-	1	1	1	1	1	-	-	-	-	-	-	-	1
8	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
7	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
6	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
5	2	1	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-
4	11	11	11	-	1	-	5	-	2	-	2	-	-	-	1	-	1	-	-	-	1	-	-	-	1	-
3	4	4	4	-	-	-	3	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-
2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
1	45	42	42	-	15	-	19	-	-	-	-	-	-	-	4	-	4	-	-	-	-	-	1	-	3	-
Sub-total	**132**	**122**	**115**	**7**	**27**	**3**	**54**	**1**	**10**	**1**	**9**	-	**2**	**1**	**16**	**1**	**14**	**1**	**2**	-	**1**	-	**3**	-	**4**	**1**
G-total	**173**	**148**	**138**	**11**	**27**	**3**	**67**	**4**	**14**	**1**	**11**	-	**4**	**1**	**21**	**2**	**19**	**2**	**2**	-	**1**	-	**3**	-	**5**	**1**

Annexure-B

	Employees - Officers			
Province	**Regular**	**Contract**	**Deputation**	**Total**
Azad Jammu & Kashmir	37	4		41
Balochistan	120	7		127
Gilgit-Baltistan	10	4		14
Khyber Pakhtunkhwa	295	46		341
Punjab	1006	95	1	1102
Sindh	483	28		511
Tribal Area/Fed.Adm.	37	4		41
Grand Total	**1988**	**188**	**1**	**2177**

	Employees- Staff			
Province	**Regular**	**Contract**	**Deputation**	**Total**
Azad Jammu & Kashmir	152	2	0	154
Balochistan	726	15	0	741
Gilgit-Baltistan	6	1	0	7
Khyber Pakhtunkhwa	818	14	0	832
Punjab	3841	62	1	3904
Sindh	2757	61	1	2819
Tribal Area/Fed.Adm.	18	0	0	18
Total	**8318**	**155**	**2**	**8475**
Total Employees	**10306**	**343**	**3**	**10652**

Annexure-C

Sui Southern Gas Company Limited

Grade-wise - Province-wise Break-up of Employees

Executives

Grade	Azad Kashmir	Balochistan	Gilgit Baltistan	KPK	Punjab	Sindh-Rural	Sindh-Urban	Grand Total
10							3	3
9							2	2
8		2			4	3	17	26
7		4		2	7	11	24	48
6		10		2	5	37	36	90
5		11		5	12	110	65	203
4		24		9	20	216	112	381
3	2	93		13	20	563	152	843
2	2	48	1	8	16	82	180	337
1		1			1	18	7	27
Total	4	193	1	39	85	1040	598	1960

Subordinate Staff

5	12	210		120	134	1271	713	2460
4	1	88		9	20	249	190	557
3	3	67		16	37	205	341	669
2	5	44		11	18	105	231	414
1	2	17		5	6	90	115	235
Total	23	426		161	215	1920	1590	4335

G-Total	27	619	1	200	300	2960	2188	6295

Annexure-D

PARCO

PAK-ARAB REFINERY LIMITED

2535
July 24, 2024

Mr. Imtiaz Azam
Section Officer (CA-I)
Ministry of Energy (Petroleum Division)
Government of Pakistan
Islamabad.

Dear Sir,

SENATE QUESTION(S)

Please refer to your letter Ref: No.10(1)/2022-CA-I dated July 12th, 2024.

We would like to inform you that Pak – Arab Refinery Limited (PARCO) is a Joint Venture Company between the Government of Pakistan (GOP) and the Emirate of Abu Dhabi, established under its Memorandum and Articles of Association and incorporated under the Companies' Ordinance 1984. The business of the Company is controlled and managed by its independent Board and all decisions at a meeting of the Board are taken by consensus of the Directors.

PARCO is, therefore, an independent legal entity and as a result of its distinct legal status, is neither a Division, attached Department, Office of the Federal Government nor a Ministry nor an autonomous or semi- autonomous body nor is it a Public Sector Company.

In view of the above, it is to inform you that PARCO employees are appointed by the Company as per its HR and recruitment policies approved by its Board of Directors, and are not Government appointed, therefore, PARCO does not fall in the category of the organizations from whom the information, is being desired.

Yours faithfully,
For Pak- Arab Refinery Limited,

SYEDA AMEER BATOOL
Company Secretary

*Question No. 14 **Senator Agha Shahzaib Durrani:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) *the measures taken/ being taken by the Government to reduce circular debt in Power Sector indicating also the mechanism devised to ensure implementation of the same; and*

(b) *the estimated financial impact of the said measures?*

Reply not received.

*Question No. 15 **Senator Agha Shahzaib Durrani:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the mechanism/ procedure adopted by the Government to provide electricity to un-energized villages and newly populated areas in the country?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: Electrification of un-electrified villages and newly populated areas is carried out as and when funds are transferred to DISCOs by Federal and Provincial Governments on the identification / recommendation of respective parliamentarians.

In areas, where common distribution system is not available, the connections are granted by the DISCOs on cost deposit basis as per the policy mentioned in the NEPRA's Consumer Service Manual, which clearly states that:

"In areas where Common Distribution System is not available, the connection will be granted on cost-deposit basis."

*Question No. 16 **Senator Agha Shahzaib Durrani:** *Will the Minister In-charge of the Prime Minister's Office be pleased to state whether it is a fact that some industries are being transferred from China to Pakistan, if so, the estimated number of direct and indirect job to be created through the same and its estimated contribution to the economy of the country?*

Minister In-charge of the Prime Minister's Office: Yes, it is true that several industries are expected to transfer from China to Pakistan, driven by the government's persistent and comprehensive efforts. This momentum has been significantly enhanced by the Honourable Prime Minister of Pakistan's visit to China in early June this year, accompanied by a 107-member business delegation. During this visit, several Chinese companies

expressed keen interest in investing in Pakistan, resulting in a series of progressive B2B meetings between Pakistani and Chinese enterprises.

To further facilitate this process, the Board of Investment (BOI) under the Joint Working Group on Industrial Cooperation under CPEC has recently signed an Action Plan of the Framework Agreement on Industrial Cooperation with China's National Development & Reform Commission (NDRC) during, the Prime Minister's visit to China. This plan aims to boost industrial activity in Pakistan by encouraging Chinese enterprises to set up operations in Special Economic Zones (SEZs).

This initiative is expected to create a substantial number of direct and indirect jobs. The establishment of these industries and SEZs will contribute significantly to Pakistan's economy through increased investment and enhanced industrial activity.

Key elements of the plan include fast-track facilitation for Chinese companies, joint studies to attract quality foreign direct investment, international marketing of SEZs and specific training for SEZ operations.

While active efforts are underway to foster impactful joint ventures between Pakistani and Chinese companies, it is premature to provide exact figures regarding the estimated investment and job creation. However, these initiatives are expected to create significant direct and indirect employment opportunities and contribute positively to the national economy.

*Question No. 17 **Senator Kamran Murtaza:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) *the names of independent power producers (IPPs) and generation companies (GENCOs) which have been issued licenses by (NEPRA) for electricity generation in the country so far indicating also the date of issuance license, period of license/ agreement and date of expiry of the license in each case;*

(b) *whether it is a fact that the NEPRA has renewed licenses of some IPPs and GENCOs during the last*

two years, if so, the details thereof indicating also the period of extension in each case; and

(c) whether the Government has made any modifications in the terms of agreements during the said renewal process, if so, the details thereof separately in each case?

Reply not received.

*Question No. 18 **Senator Saifullah Abro:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that contract / agreement with K-Electric was expired in 2015 and has not been renewed till date, if so, reasons thereof; and

(b) the existing share of Federal Government in K-Electric as per the said agreement?

Reply not received.

*Question No. 19 **Senator Saifullah Abro:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state with reference to Power Division's letter No.GPE/01/2022-vol-I dated 31st March, 2022 regarding Inquiry Report of damages in Block 14 Guddu Power Plant:*

(a) the details of action taken against the ex-Chief Executive Officer of Genco Holding Company;

(b) the details of action taken against the Board of Directors Genco Holding Company CPGLC Genco-II; and

(c) the detail of recovery made from M/s GE on account of the said incident?

Reply not received.

*Question No. 21 **Senator Mohammad Humayun Mohmand:** *Will the Minister for Law and Justice be pleased to state:*

(*a*) *the law/ rule under which the yearly holidays of the judges of Supreme Court of Pakistan and Islamabad High Court are notified; and*

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to reconsider the yearly holidays of the judges of Superior Judiciary in order to manage backlog and ensure early disposal of cases, if so, the details thereof and if not, the reasons thereof?

Mr. Azam Nazeer Tarar: (a) Under Schedule-II to the Rules of Business, 1973, this Ministry deals with the Federal Government functions of Superior Courts. The Superior Courts are functioning as separate constitutional entities working independently. In exercise of the powers conferred under Article 191 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Supreme Court of Pakistan has made rules called “the Supreme Court Rules, 1980”. Pursuant to Rule 4 & 5 of Order-II of the ibid rules **(Annex-I),** the Supreme Court, observe summer and winter holidays vide Supreme Court of Pakistan's Notification No.F.9/2/85-99-SCA, dated 04th June, 2024 **(Annex-II).**

As far as holidays in the Islamabad High Court (IHC), are concerned, the said Court vide Notification dated 27.06.2024 **(Annex-III)**, declared that the IHC shall observe summer vacation 2024 *w.e.f. July, 10, 2024 to September 10, 2024* with the approval of the Hon' ble Chief Justice of the said Court.

Further, granting summer and winter holidays to the Courts is the domain of respective High Courts and is the discretion of the Chief Justice concerned. Accordingly, no role rests with the Ministry of Law & Justice in this regard.

(b) There is no such proposal under consideration of the Government to reconsider yearly holidays of the Judges of Superior Judiciary.

Further it 'is pointed out that the civil employees of the Federal Government avail 15 days Rest & Recreation (R&R) leave

once in a calendar year, under rule 10 of the Revised Leave Rules, 1980.

Annex-I

SUPREME COURT OF PAKISTAN
NOTIFICATION
Rawalpindi, the 20th November, 1980
THE SUPREME COURT RULES, 1980

[1][Gazette of Pakistan, Extraordinary, Part II, 23rd November, 1980]

S.R.O.1159(I)/80.- In exercise of the powers conferred under Article 191 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan (hereinafter called the Constitution), the Supreme Court makes the following Rules :-

PART I

GENERL

ORDER I

INTERPRETATION

1. (1) These Rules shall be called the Supreme Court Rules, 1980, and shall come into force at once.

(2) The Supreme Court Rules, 1956, are hereby revoked.

2. - (1) In these Rules, unless the context otherwise requires:-

"Advocate" means a person entitled to appear and plead before the Supreme Court.

"Advocate-on-Record" means an Advocate, who is entitled, under these Rules, to act and plead for a party in the Supreme Court;

"Article" means Article of the Constitution;

"Attorney-General" means the Attorney-General for Pakistan;

"Chief Justice" means the Chief Justice of Pakistan;

"Code" means the Code of Civil Procedure, 1908;

"Court" and "this Court" means the Supreme Court of Pakistan;

"Court appealed from" includes a tribunal and any other judicial body from which an appeal is preferred to the Court;

"Gazette" means the Gazette of Pakistan;

"Judge" means a Judge of the Court;

"High Court" means the High Court of a Province;

"Party" and all words descriptive of parties to proceedings before the Court (such as "appellant", "respondent", "plaintiff", "defendant" and the like) include, in respect of all acts proposed to be done by an Advocate-on-Record, Advocate-on-Record of the party in question, when it is

---

[1] Published in the Gazette of Pakistan, Part II, dated 23rd November, 1980 at page 2231-2292

[1][ORDER II

OFFICES OF THE COURT: SITTINGS AND VACATION

1. Except during the vacation and on Court holidays and subject to any order of the Chief Justice, the offices of the Court shall remain open daily from 8.30 a.m. to 3.30 p.m. on week days; and from [2][8.30 a.m. to 12:00 Noon on Friday:]

---

[1] Sub. vide office order No. F. 59/80-SCA, dated 21.10.1984 for "Order II". The original Order II was as follows:

Order II. Offices of the Court: Sittings and Vocation

1. Except during the vacation and on Court holidays and subject to any order of the Chief Justice, the offices of the Court shall remain open daily from 8.30 a.m. to 3.30 p.m. on week days; and from 8.30 to 1.00 pm on Thursdays:

   Provided that no matter, unless of an urgent nature, shall be received within one hour of the closing time.
2. The offices of the Court shall be open during the vocation, except on Thursdays and holidays.
3. The Judicial Year of the Court shall commence on the first Saturday in October each year, or if that is a Court holiday, then on the next working day, and continue until the commencement of the Vocation in the year next following.
4. Summer vocation of the Court shall continue on such date as may be fixed in each year by the Chief Justice and notified in the Gazette.
5. *[The Court shall not ordinarily sit on Thursdays (or any other day that may be set apart for writing of Judgments), nor during the winter holidays, that is to say, December 24 to January 6, both days inclusive and on any other days notified in the Gazette as Court Holidays.]

   * Rule 5 subs. by Corrigendum published in Gazette of Pakistan, Extraordinary, Part II, dated 12th January 1980 at page 44.
6. A Judge shall be nominated by the Chief Justice before the commencement of vacation and winter holidays for the hearing of all matters which may require to be immediately or promptly dealt with and whenever necessary a Bench of the Court of two or more Judges may likewise be constituted by the Chief Justice for the disposal of cases during the vacation and winter holidays

Notification No. F. 59/80-SCA, dated 20-6-1984 substitute the original Order II as follows:

Order II. Offices of the Court: Sittings and Vocation

1. Except during the vacation, on Fridays and Saturdays, and on other Court holidays and subject to any order of the Chief Justice, the offices of the Court shall remain open daily from 8.00 a.m. to 4.30 p.m. with the break of thirty minutes from 1.30 p.m to 2. p.m.:

   Provided that no matter, unless of an urgent nature, shall be received within one hour of the closing time.
2. Except holidays, the offices of the Court shall be open during the vocation and the winter holidays.
3. The Judicial Year of the Court shall commence on the first Sunday in October each year, or if that is a Court holiday, then on the next working day, and continue until the commencement of the Vocation in the year next following.
4. Summer vocation of the Court shall continue on such date as may be fixed in each year by the Chief Justice and notified in the Gazette.
5. The Court shall not sit on Fridays and Saturdays, nor during winter holidays, that is to say, December 24 to January 6, both days inclusive, and any other days notified in Gazette as Court holidays.

   Provided that the Chief Justice may direct sittings of the Court on any Court Holiday.:

[2] Sub. by Notification No. F. 59/80-SCA, dated 27.08.2003. Before Subs. the original words are" 8-30 a.m. to 1-00 p.m. on Thursdays:"

Provided that no matter, unless of an urgent nature, shall be received within one hour of the closing time.

2. Except holidays [1] [***], the offices of the Court shall be open during the vacation and the winter holidays.

[2][3. The judicial year of the Court shall commence on the second Monday in September each year, or if that day is a Court holiday, then on the next working day, and continue until the commencement of the vacation in the year next following.

4. Summer vacation of the Court shall commence on the 15th June or on such date as may be fixed in each year by the Chief Justice and notified in the Gazette.]

5. [3][The Court shall not ordinarily sit on Saturdays or on any other day that may be set apart for writing of judgments, nor during winter holidays, that is to say, December 18 to 31, both days inclusive, and on any other days notified in the Gazette as Court holidays.]

6. A Judge shall be nominated by the Chief Justice before the commencement of vacation and winter holidays for the hearing of all matters which may require to be immediately or promptly dealt with and whenever necessary a Bench of the Court of two or more Judges may likewise be constituted by the Chief Justice for the disposal of cases during the vacation and winter holidays.

---

[1] Omitted by Notification No. F. 59/80-SCA, dated 27-08-2003 for "and Thursday"

[2] Subs. by Notification No. F.59/80-SCA, dated 11-01-2000 for " The judicial year of the Court shall commence on the first Saturday in October each year, or if that day is a Court holiday, then on the next working day, and continue until the commencement of the vacation in the year next following."

[3] Subs. by Notification No. F.59/80-SCA, dated 24-4-2000 for "The Court shall not ordinarily sit on Thursdays or on any other day that may be set apart for writing of judgments, nor during winter holidays, that is to say, December 24 to January 6, both days inclusive, and on any other days notified in the Gazette as Court holidays."

Annex-II

TO BE PUBLISHED IN PART - 1 OF THE GAZETTE OF PAKISTAN

SUPREME COURT OF PAKISTAN

Islamabad, 4th June, 2024.

NOTIFICATION

No.F.9/2/85-99-SCA:- In order to reduce the backlog of cases, the Hon'ble Chief Justice of Pakistan in exercise of powers under Rule 4 of Order II of Supreme Court Rules, 1980, has been pleased to curtail the period of summer vacation and fix Monday, 15th July, 2024 as the date from which the Summer Vacation of this Court shall commence. The Court shall re-open on Monday, 9th September, 2024.

2. However, the offices of the Court shall remain open, except on public holidays, and urgent cases, date by Court cases, criminal cases and any case as directed by the Committee under the Supreme Court (Practice and Procedure) Act, 2023, shall be fixed before available benches.

(IRSHAD HUSSAIN)
ASSISTANT REGISTRAR (ADMN)
FOR REGISTRAR

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Khayaban-e-Suhrawardy,
Islamabad.

Copy to: -

1. The Attorney General for Pakistan, Islamabad.
2. The Secretary, Law & Justice Division, Islamabad.
3. The Advocate General, Punjab, Lahore, Islamabad.
4. The Advocate General, Sindh, Karachi.
5. The Advocate General, Khyber Pakhtunkhwa, Peshawar.
6. The Advocate General, Balochistan, Quetta.
7. The Advocate General, Islamabad Capital Territory, Islamabad.
8. The Registrar, Federal Shariat Court, Islamabad.
9. The Registrar, Lahore High Court, Lahore.
10. The Registrar, Peshawar High Court, Peshawar.
11. The Registrar, High Court of Sindh, Karachi.
12. The Registrar, High Court of Balochistan, Quetta.
13. The Registrar, Islamabad High Court, Islamabad.
14. The Deputy Attorney General for Pakistan, Lahore, Karachi, Peshawar, Quetta and Islamabad.
15. The Secretary, Government of Punjab, Home Department, Lahore.
16. The Secretary, Government of Sindh, Home Department, Karachi.
17. The Secretary, Government of Khyber Pakhtunkhwa, Home Department, Peshawar.
18. The Secretary, Government of Balochistan, Home Department, Quetta.
19. The Secretary, Provincial Bar Councils, Lahore, Karachi, Peshawar & Quetta.
20. The Secretary, Law and Justice Commission of Pakistan, Islamabad.
21. The Director General, Federal Judicial Academy, Islamabad.
22. The President, Supreme Court Bar Association, Islamabad.
23. The Secretary, Pakistan Bar Council, Islamabad.
24. High Court Bar Associations, Lahore, Karachi, Peshawar, Quetta, Islamabad and Rawalpindi.
25. Secretary to HCJ
26. Executive Officer to HCJ.
27. ARs/Sr.PSs to Hon'ble Judges.
28. Sr. Court Associate/APS (Registrar Office).
29. PA to Addl. Registrar (Admn)
30. PA to Addl. Registrar (Judicial)
31. SPS to Director General (HR Cell)
32. All officers/officials at the Principal Seat, Islamabad.
33. Branch Registries of the Supreme Court, Lahore, Karachi, Peshawar and Quetta.
34. Notification file.
35. Office Order file.
36. Notice Board

Annex-III

TO BE PUBLISHED IN PART-III OF GAZETTE OF PAKISTAN

ISLAMABAD HIGH COURT, ISLAMABAD

F.(13)/Genl/IHC/10563 Dated:27.06.2024

ISLAMABAD HIGH COURT ISLAMABAD

NOTIFICATION

The Hon'ble Chief Justice, Islamabad High Court, Islamabad has been pleased to declare that the Islamabad High Court, Islamabad shall observe **"Summer Vacation-2024" w.e.f. July 10, 2024 to September 10, 2024** (both days inclusive).

(Shafiq-ur-Rehman)
Deputy Registrar (Genl.)
For Registrar

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
University Road,
Karachi.

Copy to:-

1. The Secretary, Ministry of Law & Justice, Islamabad
2. The Secretary, Law & Justice Commission of Pakistan, Islamabad.
3. The Registrar, Supreme Court of Pakistan, Islamabad
4. The Registrar, Federal Shariat Court, Islamabad.
5. The Registrar, Lahore High Court, Lahore.
6. The Registrar Peshawar High Court, Peshawar.
7. The Registrar Sindh High Court, Sindh.
8. The Registrar Balochistan High Court, Quetta.
9. The Attorney General for Pakistan
10. The Additional Attorney General for Pakistan.
11. The Advocate General of Islamabad.
12. The President, Supreme Court Bar Association, Islamabad.
13. The Secretary, Pakistan Bar Council, Islamabad.
14. The Secretary, Islamabad Bar Council, Islamabad.
15. The President, Islamabad High Court Bar Association, Islamabad.
16. The President, Lahore High Court Bar Association, Rawalpindi Bench, Rawalpindi.
17. The President, District Bar Association, Islamabad & Rawalpindi.
18. The Secretary to Hon'ble Chief Justice.
19. P.Ss to the Hon'ble Judges.
20. P.S to Registrar.
21. P.A to Learned MIT, IHC.
22. The Learned District & Sessions Judge (East & West), Islamabad.
23. P.A to all Additional Registrars/ AMIT.
24. All Deputy Registrars/ DMIT / R&RO.
25. All Assistant Registrars / Branch Incharges.
26. Office Record.

*Question No. 22 **Senator Kamran Murtaza:** *Will the Minister for Energy (Power Division)be pleased to state whether it is a fact that no additional 100 KV transformer has been installed in village Ghar Bala, Tehsil Darband, Mansehra, despite being proposed several times in Chain Augmentation system, if so, the reasons thereof, indicating also the time by which the same will be installed?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: A chain augmentation case for replacement of - existing 100 kVA distribution transformer with a new 200 kVA distribution transformer with an estimated cost of Rs. 1.94 million (PESCO's own resource was approved on 20.01.2023 for village Ghar Bala, Tehsil Darband, Mansehra.

However, the installation of 200 kVA distribution transformer was delayed due to dispute by community against construction site of new transformer substation.

The 200 KVA transformer at village Ghar Bala, Tehsil Darband, Mansehra has been installed and energized on 15-08-2024.

*Question No. 25 **Senator Shahadat Awan:** *Will the Minister for Human Rights be pleased to state the steps taken by the Government to ensure/implement rights of the persons with disabilities during the last three years indicating also the awareness campaigns launched by the Government engaging trailblazers in this regard?*

Mr. Azam Nazeer Tarar: The ICT Rights of Persons with disability Act, 2020 **(Annex-I)** has been promulgated to promote, protect and effectively ensure the Rights and inclusion of persons with disabilities in the communities in line with the Islamic Injunctions and provisions of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan to advance efforts for recognition of their respect and dignity in the society. Under this act, the Council on Rights of Persons with Disabilities (CRPD) has been constituted.

2. During the last 03 years, CRPD under M/o Human Rights has taken steps to ensure/ implement the rights of Persons with Disabilities (PWDs).

i. A total of 59 meetings of the Medical Assessment Board of the CRPD were held and after thorough

examination by specialist doctors, disability certificates were issued to 4209 Persons with Disabilities (PWDs) of ICT through one window operation with following details:-

Total disability certificates issued to PWDS	**4209**
Physically Challenged:	1981
Visually Challenged:	307
Hearing Challenged:	618
Mentally Challenged:	1303

ii. The facilities / services link to this certificate include:-
- special CNIC with the universal logo of disability.
- 2% disability quota in employment.
- allowed to appear in CSS examination.
- free Medical Treatment in all Government Hospitals.
- import of Duty-Free car for Physically PWDs.
- Concession in National Airline and Pakistan Railways fare.

iii. The Council on Rights of Persons with Disabilities (CRPD), Ministry of Human Rights has approached all Ministries / Divisions for the implementation of 2% disability quota in employment reserved for PWDs requested them to meet the shortfall in the provision of employment to reach out to (PWDs).

iv. An MIS System has been developed in MoHR to keep record of all the PWDs having disability certificates, which will be helpful for all Service Providers departments, to reach out to PWDs.

v. The meeting of CRPD's Committee to Import a-DutyFree Cars for PWDs was held on 10th July, 2024 to recommend the eligible PWDs for import of Duty-Free Cars as per Ministry of Commerce's-policy. The details are as under:-

Total applicants	Applicant appeared	Absent	Approved applicants	Rejected/ deferred
27	20	07	12	08

i. Meetings were held with Capital Development Authority to make Islamabad a Disabled Friendly city resulting in following initiatives for PWDs by CDA:-

- Enforcement of instructions for building ramps in the existing buildings.
- Design manuals of the future buildings ensures barrier free accessibility.
- The disabled friendly toilets were established in public areas.
- Public parks have been made disabled friendly.
- The disabled friendly special seats reserved for PWDs in public transport including Metro Bus Services.

Awareness Campaign: -

The MOHR has organized 130 awareness sessions. The details of which may be perused vide **Annex-II.**

(Annexures have been placed in Library and on Table of the Mover/Concerned Member)

*Question No. 26 **Senator Shahadat Awan:** *Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the amount allocated and disbursed for the provision of free legal aid to the poor victims of human rights violations in the country during the last three years indicating also the details of victims / beneficiaries and the amount provided to them in each case?*

Mr. Azam Nazeer Tarar: The Legal Aid and Justice Authority established under the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020. The Authority has been allocated to Ministry of Law and Justice from Ministry of Human Rights (In February, 2024). Since the allocated provisions of Legal Aid Was subject to the rules which were not approved at that time, therefore the Ministry of Law and Justice drafted Legal Aid and Justice Authority (Grant of Legal Aid Rules), 2024 which were placed before the CCLC in its meeting held on 18th April, 2024. The CCLC directed to consultation with Ministry of Finance hence, accordingly, the draft was shared with the Ministry of Finance and it raised few

observation which are under consideration in Ministry of Law and Justice.

Ministry of Law and Justice has moved a Bill to the National Assembly proposing certain Amendments in the Act to make functional the Legal Aid and Justice Authority under the Ministry of Law and Justice. Upon completion of afore-mentioned actions, the Legal Aid and Justice Authority will commence providing free Legal Aid services in accordance with its legislative mandate, ensuring access to Justice for eligible individuals.

*Question No. 28 **Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur**: *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the number of times prices of Gas and LNG were increased since January, 2022 indicating also the percentage of increase made each time separately?*

Mr. Musadik Masood Malik: Since January 2002, the natural gas consumer prices have revised four (4) times. Under the OGRA Ordinance 2002 and Natural Gas Tariff Rules 2002 consumer pricing is done biannually. The details of category wise increases are provided at **Annexure A.**

The sale price of RLNG is determined and notified by OGRA on monthly basis. The details of increase month wise is attached at **Annexure B.**

Annex A

Sale Price breakup (Date wise and its Percentage)

Sectors	w.e.f 01.09.2020			w.e.f. 01.01.2023	Percentage increase	w.e.f 01.11.2023	Percentage increase		w.e.f. 01.02.2024	Percentage increase	w.e.f. 01.07.2024	Percentage increase
1. Domestic			1. Domestic									
			Protected Category									
			Upto 0.25 hm3 per month	121		121	0%		200	65%		
Upto 0.5 hm3 per month	121		Upto 0.5 hm3 per month	150	24%	150	0%		250	67%		
			Upto 0.6 hm3 per month	200		200	0%		300	50%		
			Upto 0.9 hm3 per month	250		250	0%		350	40%		
			Non Protected									
			Upto 0.25 hm3 per month	200		300	50%		500	67%		
			Upto 0.6 hm3 per month	300		600	100%		850	42%		
Upto 1 hm3 per month	300		Upto 1 hm3 per month	400	33%	1,000	150%		1,250	25%		
			Upto 1.5 hm3 per month	600		1,200	100%		1,450	21%		
Upto 2 hm3 per month	553		Upto 2 hm3 per month	800	45%	1,600	100%		1,900	19%		
Upto 3 hm3 per month	738		Upto 3 hm3 per month	1,100	48%	3,000	173%		3,300	10%		
Upto 4 hm3 per month	1,107		Upto 4 hm3 per month	2,000	81%	3,500	75%		3,800	9%		
Above 4 hm3 per month	1,460		Above 4 hm3 per month	3,100	112%	4,000	29%		4,200	5%		
2. Bulk Consumers	780		2. Bulk Consumers	1,600	105%	2,000	25%		2,900	45%		
3. Special Commercial (Roti Tanoor)			3. Special Commercial (Roti Tanoor)									
Upto 0.5 hm3 per month	110		Upto 0.5 hm3 per month	110	0%	110	0%		110	0%		
Upto 1 hm3 per month	110		Upto 1 hm3 per month	110	0%	110	0%		110	0%		
Upto 2 hm3 per month	220		Upto 2 hm3 per month	220	0%	220	0%		220	0%		
Upto 3 hm3 per month	220		Upto 3 hm3 per month	220	0%	220	0%		220	0%		
Over 3 hm3 per month	700		Over 3 hm3 per month	700	0%	700	0%		700	0%		
4. COMMERCIAL	1,283		4. COMMERCIAL	1,650	29%	3,900	136%		3,900	0%		
5. ICE FACTORIES	1,283		5. ICE FACTORIES	1,650	29%	3,900	136%		3,900	0%		
6. General Industries	1,054		6. General Industries	1,200	14%	2,200	83%	General Industry Process	2,150			
7. Export Oriented (General Industries)	819		7. Export Oriented (General Industries)	1,100	34%	2,100	91%	General Industry Captive	2,750		3,000	9%
8. Export Oriented (Captive)	852		8. Export Oriented (Captive)	1,100	29%	2,400	118%					
9. CAPITIVE POWER(General Industry)	1,087		9 CAPITIVE POWER(General Industry)	1,200	10%	2,500	108%					
10. CNG Region-1	1,371		10. CNG Region	1,805	32%	3,600	99%		3,750	4%		
CNG Region -II	1,350											
11. Cement	1,277		11. Cement	1,500	17%	4,400	193%		4,400	0%		
12. FERTILIZER COMPANIES			12. FERTILIZER COMPANIES									
ON SNGPL'S SYSTEM			ON SNGPL'S SYSTEM									
(a) FOR FEED STOCK			(a) FOR FEED STOCK									
(i) Pak American Fertilizer Limited.	302		(i) Agritech (formerlyPak American Fertilizer Limited.	510	69%							
(ii) Dawood Hercules Chemical Limited	302		(ii) Fatima fert(formerly Dawood Hercules Chemical Limited	510	69%				1,597			
(iii) Pak Arab Fertilizer Limited.	302		(iii) Pak Arab Fertilizer Limited.	510	69%							
(iv) Pak China Fertilizer Limited.	302		(iv) Pak China Fertilizer Limited.	510								
(v) Hazara Phosphate Fertilizer Plant Limited.	302		(v) Hazara Phosphate Fertilizer Plant Limited.	510	397%							
(vii) ENGRO Fertilizer Limited.	US $ 0.70		(vii) ENGRO Fertilizer Limited.	US $ 0.70	0%	US $ 0.70	0%		1,597			
(b) For Fuel	1,023		(b) For Fuel	1,500		1,580	5%		1,597			
On SSGCL's System			On SSGCL's System									
(i) a) Fauji Fertilizer Bin Qasim Limited.	302		(i) a) Fauji Fertilizer Bin Qasim Limited.	510	69%	580	14%		1597	175%		
(b) FOR FUEL- ALL FERTILIZER COMPANIES	1,023		(b) FOR FUEL- ALL FERTILIZER COMPANIES	1,500	47%	1,580	5%		1597	1%		
ON MARI'S SYSTEM			ON MARI'S SYSTEM									
(a) FOR FEED STOCK			(a) FOR FEED STOCK									
(i) Engro Fertilizer Company Limited	302		(i) Engro Fertilizer Company Limited	302	0%		-		-			
(ii) Fauji Fertilizer Company Limited (Goth Machi/Mirpur Mathelo)	302		(ii) Fauji Fertilizer Company Limited (Goth Machi/Mirpur Mathelo	302	0%		-		-			
(iii) Fatima Fertilizer Company Limited	US $ 0.70		(iii) Fatima Fertilizer Company Limited	US $ 0.70	0%		-		-			
(b) For Fuel	1,023		(b) For Fuel	1,500	47%		-		-			
(iv) Foundation Power Company (Dharki) Limited	857		(iv) Foundation Power Company (Dharki) Limited	1,050	23%		-					
13. POWER STATION (WAPDA'S AND KESCS'S			13. POWER STATION (WAPDA'S AND KESCS'S									
(i) WAPDA & KESC Power station	857		(i) WAPDA & KESC Power station	1,050	23%	1,050	0%		1,050	0%		
(ii) WAPDA's Gas Turbine Power Station Nishatabad, Faisalabad	857		(ii) WAPDA's Gas Turbine Power Station Nishatabad, Faisalabad	1,050	23%	1,050	0%		1,050	0%		
14. INDEPENDENT POWER PRODUCERS	857		14. INDEPENDENT POWER PRODUCERS	1,050	23%	1,050	0%		1,050	0%		

Annexure-B

THE SALE PRICE OF RLNG NOTIFIED BY OGRA

FY-2021-22	SNGPL		SSGCL	
Month	Transmission	Distribution	Transmission	Distribution
Jul-21	12.1726	12.9160	11.8647	12.6386
Aug-21	12.4558	13.2175	12.1615	12.9549
Sep-21	14.4652	15.3534	14.1670	15.0918
Oct-21	14.8686	15.7828	14.5760	15.5288
Nov-21	14.7709	15.6791	14.4802	15.4259
Dec-21	11.8966	12.6238	11.6197	12.3769
Jan-22	11.9858	13.5655	11.7092	14.2803
Feb-22	11.8083	12.8332	11.5360	13.9048
Mar-22	14.5497	15.8131	14.1948	17.1152
Apr-22	14.3680	15.6115	14.0242	16.9101
May-22	20.0711	21.8317	19.7178	23.7873
Jun-22	19.0737	20.7691	18.7951	22.6076
Average2021-22	14.3739	15.4997	14.0705	16.0519

FY-2022-23	SNGPL		SSGCL	
Month	Transmission	Distribution	Transmission	Distribution
Jul-22	16.1860	17.4603	15.7792	17.9575
Aug-22	15.7085	16.9496	15.3567	17.4783
Sep-22	15.7376	16.9779	15.3558	17.4762
Oct-22	13.7080	14.7850	13.3454	15.1865
Nov-22	13.3888	14.4387	13.0157	14.8105
Dec-22	13.4140	14.4666	13.0462	14.8454
Jan-23	13.2898	14.3188	12.7566	14.5157
Feb-23	12.7148	13.7046	12.2602	13.9522
Mar-23	12.3362	13.2942	11.8724	13.5102
Apr-23	12.2752	13.2316	11.8453	13.4801
May-23	12.4308	13.3997	12.0005	13.6569
Jun-23	11.8001	12.7181	11.3736	12.9429
Average 2022-23	13.5825	14.6454	13.1673	14.9844

FY-2023-24	SNGPL		SSGCL	
Month	Transmission	Distribution	Transmission	Distribution
Jul-23	11.6908	12.6493	11.2784	13.1367
Aug-23	11.5427	12.4885	11.1311	12.9649
Sep-23	11.8612	12.8366	11.9086	13.8716
Oct-23	12.3207	13.3332	11.9086	13.8716
Nov-23	12.4687	13.4930	12.0477	14.0337
Dec-23	13.6831	14.8118	13.2640	15.4524
Jan-24	12.6499	13.6898	12.2290	14.2451
Feb-24	11.5470	12.4922	11.1259	12.9584
Mar-24	11.8643	12.8142	11.2147	13.0563
Apr-24	11.9862	12.9462	11.3334	13.1947
May-24	12.7210	13.7440	12.0672	14.0506
Jun-24	13.5778	14.6249	12.3491	14.3793
Average 2023-24	12.3261	13.3270	11.8215	13.7679

Note: RLNG Prices without GST

*Question No. 29 **Senator Kamran Murtaza:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to delegate the authority of price fixation of Petroleum Products to the oil marketing companies, if so, the details thereof?*

Mr. Musadik Masood Malik: Different proposals to liberalize and deregulate the oil and gas sectors are being deliberated and a consultative process has been initiated with stakeholders, however, the details are yet to be developed. Once any plan is ready, same shall be placed before relevant forum for approval.

*Question No. 30 **Senator Poonjo:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) the demand and supply of electricity to Districts Tharparker and Umerkot separately ; and

(b) whether there is any shortage in supply of electricity to the said districts, if so, the reasons thereof, indicating also the measures being taken by the Government to bridge the gap?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a)

- The demand and supply status of electric power in respect of districts Tharparker and Umerkot is as under:

Name of District	No. of 11 kV Feeders	Demand (MW)	Supply (MW)	Load Management (MW)
Tharparker	15	15.5	15.5	0
Umer Kot	25	42.4	23	19.4

(b)

- There is no shortage of supply in both Tharparkar and Umerkot Districts. Presently, no load management is being carried out in Tharparkar District. However, policy of load management is being carried out in Umerkot District based on the feeder-wise Aggregate Technical & Commercial (AT&C) losses as detailed below:

Category	I	II	III	IV	V	VI	VII	Total
AT&C Losses	Up to 10%	10 to 20%	20 to 30%	30 to 40%	40 to 60%	60 to 80%	80 to 100%	
Load Management	Zero	02 Hrs	02 Hrs	04 Hrs	06 Hrs	08 Hrs	12 Hrs	
No. of 11 kV Feeders in Tharparker	9	6	0	0	0	0	0	15
No. of 11 kV Feeders in Umerkot	1	0	1	0	1	0	22	25

- Sub-Division-wise Aggregate Technical & Commercial losses (AT&C) of Urnerkot (Operation Division) HESCO, for the month of June-2024 are as under:

Name of Sub-Division	%age AT&C Losses
Umerkot	51.28
Pithoro	69.23
Samaro	52.79
Kunri	41.89
Chore	78.01
Umerkot Division	**57.05**

- To address the issue of electricity theft with the help of Provincial Government, an anti-theft campaign is in progress in all DISCOs including HESCO, since September 2023. To optimize the effectiveness and successful implementation of the campaign, anti-theft units have been established in DISCOs while progress is being monitored through the Ministry of Energy (Power Division) on daily basis.

Moreover, following measures are being taken in HESCO to improve AT&C losses by theft control, which will result in reduced load-shedding:

- Replacement of old/sluggish and defective meters.
- Installation of AMI meters on all potential consumers like big commercial, industrial & tube wells.
- Installation of ABC cable.

- Mobile Meter Reading (MMR) is being implemented in DISCOs to ascertain the accurate reading for consumer's satisfaction to pay the genuine bills.
- Installation of Asset Performance Management System (APMS) on distribution transformers.
- Performance Contracts are being signed with BOD and management of HESCO to ensure continuous improvement through achievement of the agreed targets of Technical and Distribution (T&D) losses besides other parameters in this contract.

*Question No. 31 **Senator Mohammad Abdul Qadir:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that a number of employees of FESCO and LESCO are involved in over billing the consumers, if so, the details thereof indicating also the action taken/being taken against them?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: Reports have been obtained from FESCO and LESCO according to which there is no overbilling in both DISCOs. Meter reading through mobile phone with picture of the reading has been enforced in all DISCOs to avoid arbitrary charging. As a result of Mobile Phone Meter Reading, the issue of overbilling / wrong billing has been eliminated. Furthermore, DISCOs are planning to shift Industrial consumers on Advanced Metering Infrastructure (AMI) system.

To prevent meter readers from manipulating billing days for personal gain, billing is now based on calendar month days through pro-rata-based billing. Moreover, strict directives have been issued to the DISCOs to ensure correct billing while they are urged to ensure timely and accurate billing to consumers.

Consumer complaint redressal mechanism exists in DISCOs, for lodging complaints and redressal thereof.

In addition to the above, if any employee of DISCOs is found involved in overbilling, he/she is being strictly dealt with under relevant Rules.

Major penalty has been imposed on 94 employees including officers in LESCO and FESCO that includes demotion to lower posts, compulsory retirement from service, dismissal from service and termination from service. Besides various minor

penalties have also been imposed upon delinquent officials / officers.

*Question No. 32 **Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur:** *Will the Minster for Energy (Power Division) be pleased to state the shortfall of electricity in the country at present indicating also the steps taeken/being taken by the Government to overcome the same?*

Reply not received.

*Question No. 33 **Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur:** *Will the Minster for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the number of people applied domestic Sui Gas connections since 2020 to date indicating the number of applications pending and disposed off out of the same?*

Mr. Musadik Masood Malik: The details of gas connections since 2020 to date is as under: -

Sr.	Description	SSGCL (No.)	SNGPL (No.)
1.	No of applications received for domestic gas connection.	285,440	2,004,161
2.	No. of connections provided	218.521	62,672
3.	No of applications pending	66,919	1,941.489

*Question No. 35 **Senator Poonjo:** *Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state the measures taken/being taken by NDMA to mitigate the effects of lightning strike incidents in the District Tharparker and Umerkot?*

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: **NDMA's NEOC Technical Capabilities on Early Detection of Lightning Strikes.** The National Emergencies Operation Center (NEOC) technical team specializes in forecasting extreme weather events particularly lighting and thunderstorms. Leveraging a number of atmospheric satellite-based datasets, we identify regions with a high probability of lightning occurrences. Through the National Common Operating Picture portal, the NEOC technical

team can detect potential lighting events up to 7-10 days in advance.

Tharparkar, Umerkot and the south-eastern region of Pakistan experience an increased frequency of lightning and thunderstorms, especially during the summer months. This heightened vulnerability is attributed to the area's proximity to the North Arabian Sea. Deep depressions, cyclones, and monsoonal circulations transport moisture-laden air masses to the region, creating conditions conducive to thunderstorm formation.

Cumulonimbus clouds, characterized by their vertical development and high charge concentration, are the primary culprits behind heavy rainfall, lightning and thunderstorms, in the area. The NEOC technical team monitors atmospheric and oceanic dynamics to understand their correlation with these extreme weather events.

To effectively disseminate early warnings and advisories, the NEOC technical team utilizes multiple platforms, including the NDMA disaster alert application and our official webpage. Additionally, we maintain close communication with relevant government departments.

To enhance our forecasting capabilities, we are exploring the integration of advanced satellite systems such as those in the Coupled Model Inter-comparison Project (CMIP) and the Global Earth Observation System of Systems (GEOSS). These platforms provide comprehensive data on atmospheric conditions, ocean dynamics, and climate patterns, enabling us to refine our models and deliver more accurate and timely alerts.

Advisories Issued. Furthermore, NDMA has issued weather advisories / flood alerts with regard to monsoon system in the country from 1 July 2024, specifically highlighting the risks posed by thunderstorms / lightning strikes to the general public. To date, NDMA has issued 22 x Advisories to government stakeholders and the general public, which are available on the NDMA website and App.

*Question No. 36 **Senator Mohsin Aziz:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) the input cost of 50 MW Bagasse based IPPs power plants; and

(b) *whether it is a fact that input cost of bagasse based plants is determined on coal prices, if so, the details thereof?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) the applicable price of bagasse is Rs. 6,187/ton for the period from 1st October 2023 to 30 September 2024 which translates into fuel cost component (FCC) of Rs.12.4788.KWh. It may he noted that 8 IPPs with variant capacities ranges from 15 MW- to 62 MW have been established under the upfront Tariff regime of 2013.

(b) As per the Upfront Tariff 2013 for Bagasse based power projects dated May 29, 2013, the bagasse price was linked with the international coal price and the fuel cost component was to be adjusted as per mechanism provided in the upfront tariff determination.

Due to the exorbitant increase in international coal price, the vide its decision dated February 07, 2024 delinked the bagasse price from coal front 2022 onwards.

*Question No. 37 **Senator Zeeshan Khanzada:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the volume of circular debt of gas sector at present indicating also the measures being taken by the Government to deal with the same?*

Mr. Musadik Masood Malik: The existing Gas Circular Debt includes a principal amount of Rs. 2,027 billion and Rs. 714 billion as interest Late Payment Surcharge (LPS). To address the flow of circular debt, the government has periodically revised consumer gas prices, to meet OGRA determination of the revenue requirement, in Nov-23. Feb-23 and July-24.

To tackle the stock of circular debt, government is exploring various cash and non-cash settlement options which include provision of budgetary support, increase in consumer gas tariff, book adjustments etc. Petroleum Division has also engaged M/s KPMG to ascertain the financial viability of the gas/RLNG supply chain and causes of circular debt to prepare a comprehensive plan for handling circular debt.

*Question No. 38 **Senator Mohsin Aziz:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) *whether it is a fact that input cost of imported coal power plants in the country is more than the cost of coal plants in other countries, if so, the reason thereof indicating also the benchmark of coal prices for the last three years; and*

(b) *the details of price of coal of South Africa and international market in July, 2024 indicating also the price at which the same was imported for plants operating in the country?*

Reply not received.

*Question No. 39 **Senator Muhammad Aslam Abro:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) *the details of authorized workshops for repair and maintenance functioning under SEPCO indicating also the criteria devised for the shortlisting, authorization and performance evaluation of the same; and*

(b) *the number of transformers belonging to SEPCO indicating also the number of those repaired by the said workshops and these permanently out of order out of the same during the last five years?*

Reply not received.

*Question No. 40 **Senator Rana Mahmood Ul Hassan:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the number of applications pending with Sui Northern Gas Pipelines Limited (SNGPL) for domestic sui gas connections on existing network of SNGPL in zone-1 of Islamabad (CDA Sectors), indicating also the time by which connections will be provided to these applicants?*

Mr. Musadik Masood Malik: There are 13,658 applications pending with Northern Gas Pipeline Limited (SNGPL) for domestic sui gas connections on existing network of SNGPL in Zone-I of Islamabad (CDA Sectors).

Presently, a moratorium imposed by the Government is in place on provision of new indigenous gas based connection to domestic consumers. The above applications shall be considered as per prevailing policy after lifting of moratorium by the Government.

*Question No. 41 **Senator Rana Mahmood Ul Hassan:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that unscheduled gas load shedding is being carried out in Cabinet Division Employees Cooperative Housing Society, Sector E-16 and E-17, Islamabad for the last one year, if so, the reasons thereof;

(b) whether it is also a fact that said unscheduled load shedding has been extended to days during the current monsoon season, if so, the reasons thereof; and

(c) the details of measures taken/being taken by the Government to ensure un-interrupted supply of gas to the said society and sectors?

Mr. Musadik Masood Malik: (a) It is not a fact that gas load shedding is being carried out in Cabinet Division Employees Cooperative Housing Society Sector E-16 and E-17, Islamabad for the last one year.

(b) As stated above.

(c) Presently, SNGPL is providing gas to its domestic consumers during cooking hours, as per availability of gas. In case of any low-pressure complaint, SNGPL's teams are available 24/7 to resolve such complaints as per OGRA standards.

*Question No. 42 **Senator Palwasha Muhammad Zai Khan**: *Will the Minister for Religious Affairs and Inter-Faith Harmony be pleased to state whether it is fact that the Hajj dues for the infants were increased from to Rs. 62,865 for the year 2023 to Rs. 355,000 in year 2024, if so, the reasons thereof indicating also the measures taken/ being taken by the Government to reduce the same to the previous amount?*

Chaudhry Salik Hussain: It is fact that Hajj dues for the infants were increased from to Rs. 62,865/- for the year 2023 to

Rs. 355,000 in year 2024. The main component of this amount is Compulsory Hajj Dues (CHD) amounting to Rs. 315,000/-; which is charged by Kingdom of Saudi Arabia.

Ministry of Religious Affairs and Interfaith Harmony do not charge anything on account of CHD from infants except visa fee. The Kingdom of Saudi Arabia (KSA) issues visas to a country as a whole figure and no separate provision is made for infants. KSA issues visas for all people proceeding to perform Hajj against payment of CHD. Prior to Hajj -2022, the payment were made to KSA Authorities after reconciliation by excluding infants, therefore, no CHD were charged except visa fee. Since 2022, after the Pandemic of Corona, all the Hajj activities have been carried out on Electronic track by making payment of CHD for infants. No refunds are allowed since introduction of the Electronic track of E-Hajj. Due to this reasons, the CHD are being collected for infants.

Break up of infant charges are given below:-

i.	10% of Hajj Airfare (inclusive Taxes)	25,000
ii.	Insurance charges	5,000
iii.	Service Charges + Hujjaj Mohafiz Fund	9,000
iv.	Zamzam Charges	1,000
v.	Compulsory Hajj Dues	315,000
Total in PKR		**355,000**

"UN-STARRED QUESTION AND ITS REPLY"

Question No. 2 **Senator Mohsin Aziz:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the details of contract agreements of Government with IPPs during the period from 1992 to 2010 indicating also the location, installation dates and capacity of each?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: The detail of GoP-IA signed by PPIB with IPPs during 1992 to 2010 along-with

location, installation / Commercial Operation Date (COD) and capacity is provided in **(Annex-I).**

Details of Contract Agreements with IPPS (1992-2010) indicating the Location, Installation dates and Capacity — **Annex-1**

Sr.N.	Power Producer	Site Location	Installed Capacity Gross Capacity	Agreement Signing Date	COD
1	The Hub Power Company Limited	Hub,Balochistan	1292	3-Aug-92	31-Mar-97
2	Lalpir Power (Private) Limited	Muzaffar Garh	362	3-Nov-94	6-Nov-97
3	Kohinoor Energy Ltd.	Raiwind Lahore	131	8-Nov-94	20-Jun-97
4	Rousch Pak Power Ltd.	Khanewal	450	25-Feb-95	11-Dec-99
5	Pak Gen Power Limited	Muzaffar Garh	365	5-Sep-95	1-Feb-98
6	Altern Energy Ltd.	Fateh Jhang	29	18-Sep-95	6-Jun-01
7	Uch Power Ltd.	Dera Murad Jami	586.2	23-Nov-95	18-Oct-00
8	Liberty Daharki Power Limited	Daharki, Sindh	216.7	26-Nov-95	10-Sep-01
9	Fauji Kabirwala Power Company Ltd.	Kabirwala	157	12-Jan-95	21-Oct-99
10	Tavanir Iran [1]	Tehran	204	6-Nov-02	1-Dec-02
11	Orient Power Company (Private) Limited	Balloki, Distt. Kasur, Punjab	218	8-Nov-06	24-May-10
12	Attock Gen Limited	Morgah, Rawalpindi.	159.834	1-Sep-07	17-Mar-09
13	Sapphire Electric Company Limited	Muridke, District Sheikhupura, Punjab.	215.4	19-Feb-07	5-Oct-10
14	Halmore Power Generation Company Limited	Bhikki, District Sheikhupura	215.4	28-Apr-07	25-Jun-11
15	Saif Power Limited	District Sahiwal, Punjab	215.5	30-Apr-07	30-Apr-10
16	Foundation Power Company Daharki Ltd.	Daharki, Distt. Ghotki, Sindh	185	29-Aug-07	16-May-11
17	Atlas Power Limited	Sheikhupura	219.158	6-Sep-07	18-Dec-09
18	Nishat Power Limited	District kasur, near Lahore	200	13-Nov-07	9-Jun-10
19	Liberty Power Tech Limited	Faisalabad	200	1-Jul-08	13-Jan-11
20	New Bong Escape HydroPower Complex (Laraib Energy Limited)	Village Lehri,Mirpur, AJK	84	22-Oct-09	23-Mar-13
21	Malakand-III [2]	Dargai Malakand	81.48	19-Jan-10	1-Nov-08
22	Saba Power	Mandi Farouqabad, Punjab	134	25-Dec-94	31-Dec-99
23	Nishat Chunina Power Limited	Jambar Kalan, District Qasur, Lahore, Punjab	200	13-Nov-07	21-Jul-10
24	Narowal Eneregy Limited	Narowal, Province Punjab	219.158	20-Nov-08	22-Apr-11
25	Engro Powergen Qadirpur	Qadirpur Distt. Ghotki, Sindh	223.8	25-Oct-07	27-03-10
26	Davis Energen	Jhang, Punjab	10.5	18-Jan-95	13-07-13
27	Japan Power [3]	Raiwind Road, Lahore	120	21-Mar-95	14-Mar-00
28	Southern Electric [3]	Raiwind, Lahore	117	17-Nov-94	12-Jul-99
29	Habibullah Coastal [4]	Quetta, Balochistan	140	25-Mar-96	11-Sep-99

Note:
1. Import of Power Agreement signed with Govt. of Iran
2. PPA signed with Sarhad Hydel Development Organization Govt. of NWFP/ Khyber Pakhtunkhwa
3. Project Default
4. PPA Expired
5. Connected with KE, outside jurisdiction of CPPA-G

Mr. Presiding Officer: Just give me five minutes to conclude the agenda. Thank you very much. Now we come to order No.03. Senator Syed Masroor Ahsan, Chairman Standing Committee on National Food Security and Research, may move order No. 03.

Presentation of report of the Standing Committee on National Food Security and Research on [The Pakistan Animal Science Council Bill, 2023]

Senator Syed Masroor Ahsan: I, Senator Syed Masroor Ahsan, Chairman, Standing Committee on National Food Security and Research, present report of the Committee on the Bill to constitute the Pakistan Animal Science Council in Pakistan [The Pakistan Animal Science Council Bill, 2023], introduced by Senators Rana Mahmood ul Hassan and Kamran Murtaza on 7th August, 2023.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Now order No.04. Senator Rana Mahmood ul Hassan, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, may move order. No.04. On his behalf I think Mr. Amir Chishti is here.

Presentation of report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024]

Senator Amir Waliuddin Chishti: I, Amir Chishti, on behalf of Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Shahadat Awan on 1st January, 2024.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. We move to order No.05. Again, Senator Rana Mahmood ul Hassan, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, may move Order No.05. On his behalf Senator Amir Chishti please move.

Presentation of report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2024]

Senator Amir Waliuddin Chishti: I, Amir Chishti, on behalf of Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, hereby present report of the Committee on the Bill further to amend The Pakistan Commissions of Inquiry Act, 2017 [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Shahadat Awan on 1st January, 2024.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Now order No.06. Senator Rana Mahmood ul Hassan, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, may move order. No.06. On his behalf Senator Amir Chishti please move.

Motion under Rule 194(1) moved on behalf of the Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat regarding [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024]

Senator Amir Waliuddin Chishti: I, Amir Chishti, on behalf of Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on [The Pakistan Integrity in Public Life

Bill, 2024], introduced by Senator Sania Nishtar on 4th March, 2024 may be extended for a period of sixty days with effect from 1st September, 2024.

Mr. Presiding Officer: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024], introduced by Senator Sania Nishtar on 4th March, 2024 may be extended for a period of sixty days with effect from 1st September, 2024.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Now we move to order No.07. Senator Zeshan Khan Zada Sahib, Chairman Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development may move Order No.7.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development on [The Establishment of Special Court [Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024]

Senator Zeeshan Khan Zada: Thank you Sir. I, Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill to establish special courts for adjudication of petitions in respect of immovable properties of overseas Pakistanis

[The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024], may be extended for a period of sixty days with effect from 4th September, 2024.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Now we move to Order No.8 Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Parliamentary Affairs, may move Order No.8 please.

Laying of the Annual Report-2023 of the Election Commission of Pakistan

Senator Azam Nazeer Tarar: I lay before the Senate the Annual Report 2023 of the Election Commission of Pakistan, as required under sub-section (2) of section 16 of the Elections Act, 2017.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Please, move Order No.9.

Laying of the Annual Report 2023-24 of the National Commission on the Rights of Child

Senator Azam Nazeer Tarar: I, Minister for Human Rights, lay before the Senate the Annual Report 2023-24 of the National Commission on the Rights of Child, as required under sub-section (1) of section 17 of the National Commission on the Rights of Child Act, 2017.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid, thank you.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سابق سینیٹر عائشہ رضا فاروق صاحبہ آئی ہوئی ہیں جو چیئر پرسن ہیں اور یہ rights of child کے لیے بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: محترمہ عائشہ رضا فاروق صاحبہ! آپ کو House welcome کرتا ہے۔جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز: الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جو رپورٹ ہے، میرا خیال ہے کہ اس پر پورے ایوان کو debate کرنی چاہیے کیونکہ رپورٹ آ گئی ہے اور آج ملی ہے۔ ہم نے اس کو تھوڑا سا دیکھا بھی ہے لیکن اس پر سوموار اور منگل کو debate ہونی چاہیے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان اس ملک میں free, fair and transparent elections کرانے کا ضامن ہے اور یہ اس میں بری طرح ناکام ہوا ہے۔ اس پر بحث ہونی چاہیے کہ tax payers کی salary ملتی ہے، الیکشن کمیشن آف پاکستان نے الیکشن کا جو حال کیا ہے۔ ہم اس پر ایک inclusive debate چاہتے ہیں اور ہم اس پر ایک corresponding instrument استعمال کریں گے کیونکہ یہ report صرف lay ہونے کے لیے نہیں ہے، ہم اس پر بحث مباحثہ کرنا چاہیں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ کے elections پر اعتراضات ہوں گے، وہ دنیا کے ہر گوشے میں ہوتے ہیں، آپ کے سامنے 2013 اور 2018 کے معاملات ہیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میری عرض سن لیں، آپ بولنے نہیں دیتے، میں عرض کرتا ہوں۔ کوئی نہیں چھپ رہا، پاکستان کی کوئی ایسی عدالت نہیں ہے، انہوں نے جس میں petitions نہیں ڈالی ہوں اور یہ courts میں ہیں اور یہ *sub-judice* matters ہیں اور ان کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کا دل یہ کرتا ہے کہ ان کو ہر چیز جھولی میں پڑی ہوئی مل جائے، یہ میٹھی میٹھی کھالیں اور یہ ہمیشہ کڑوی تھوکتے ہیں۔ آپ Rules of Procedure کے مطابق بات کریں، یہ ایوان کسی کی whims and wishes پر نہیں چلے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر سید شبلی فراز صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ الیکشن کمیشن پر بحث ہونی چاہیے کہ ہمیں پتا ہے کہ یہ کیوں guilty feel کر رہے ہیں، یہ form 47 والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ ہم نے اس پر ایک debate کرنی ہے کہ Election Commission کا role 2023 تک لے لیں، 2023 پر بات ہو گی لیکن اس کے 2024 consequences میں گئے ہیں، یہ کوئی علیحدہ نہیں ہیں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اس پر ایک thorough debate

ہونی چاہیے اور اس پر پورا ایوان اپنے comments کرے۔ اتنی سی بات ہے، پتا نہیں کیوں سیخ پا ہو گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا شکریہ۔ میری اس پر یہ گزارش ہے کہ آج report lay ہوئی ہے، یہ کافی detailed report ہے اور comprehensive report ہے۔ آپ اس کو اچھے طریقے سے پڑھیں اور take your time اور ہم next week کو House کا sense لے لیں گے کہ اس کو discuss کرنا ہے یا discuss نہیں کرنا۔ آپ کا شکریہ۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ کا شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Order No.10, there is a Calling Attention Notice at Order No.10 in the name of Senator Mohsin Aziz, please raise the matter.

Calling Attention Notice raised by Senator Mohsin Aziz regarding non-availability of dedicated access from M-1 section to the Islamabad Airport

Senator Mohsin Aziz: I draw attention of the Minister for Communications towards the problems being faced by the commuters travelling from Punjab and Khyber Pakhtunkhwa to Islamabad International Airport due to non-availability of dedicated access from M-1 section to the Airport.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! ابھی وزیر صاحب کا پیغام آیا تھا کہ he is on his legs تو آپ پہلے discussion کر لیں جب وہ آ جائیں گے تو آپ کو جواب دے دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Minister for Communications خود ہی جواب دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی brief statement دیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میں 2015 اس بڑے باعزت ایوان میں elect ہو کر آیا اور بعض دوستوں نے پشاور میں کوئی function arrange کیا اور اس میں تمام نئے

Senators کو بلایا۔ میں نام نہیں لینا چاہتا، وہ Vice Chairman بھی رہ چکے ہیں، آپ ہمارے ایوان کی جس کرسی پر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ welcome to the debating club اور مجھے بڑا غصہ آیا کہ آپ ان Senators کو سمجھانے کے لیے ہمیں یہ کہہ رہے ہیں لیکن آج مجھے realize ہو رہا ہے کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کیونکہ یہاں پر گفتاً، شنیداً اور برخاستاً ہوتی ہے۔

جناب! میں یہ جو motion لے کر آیا ہوں، یہ آٹھ مرتبہ defer ہوا ہے، جناب! کتنی مرتبہ defer ہوا ہے، یہ آٹھ مرتبہ defer ہوا ہے، یہ 2022 سے defer ہوتا ہوا آیا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ سوال ڈالا تو اس سوال کا جواب آیا کہ آپ کا سوال بالکل صحیح ہے۔ ان شاء اللہ، اس کے لیے بندوبست کیا جائے گا۔ یہ پھر 07-11-2023 کو dispose of ہوا اور مرتضیٰ سولنگی صاحب نے یہاں پر یہ کہا کہ میرے خیال سے سینیٹر محسن عزیز صاحب کی بہت مناسب تجویز ہے کہ خیبر پختونخوا سے آنے والے لوگوں کی تکلیف کا مداوا ہونا چاہیے۔ ہم آج بھی متعلقہ وزارت سے کہتے ہیں کہ ہمیں بتائیں، اگر اس حکومت کی مدت میں ممکن ہو تو اس کو شروع کریں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب! جناب چیئرمین صادق سنجرانی صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ آپ dedicated access چاہ رہے ہیں یا ایک exit چاہ رہے ہیں، میں نے کہا کہ ہم صرف dedicated exit چاہ رہے ہیں اور ہمیں کچھ اور نہیں چاہیے۔ خیبر پختونخوا سے جو لوگ آتے ہیں اور وہاں پر flights کم ہیں اور زیادہ تر مردان اور چارسدہ سے جب لوگ Islamabad Airport آتے ہیں۔ ان کو M-1 سے exit ہونے کے بعد ٹھلیاں انٹر چینج کے پاس جانا پڑتا ہے، جہاں پر ایک dedicated exit دیا گیا ہے اور یہ dedicated exit پنجاب کے لیے دیا گیا ہے۔ وہ dedicated exit 8 and 9 kilometres کا ہے، وہ وہاں پر exit لے لیتے ہیں، یہ آسانی ہے، بہت اچھی بات ہے۔ میں planners سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس وقت یہ planning کی تو آیا وہ خیبر پختونخوا کو بھی پاکستان کا حصہ سمجھتے ہیں؟ یہاں پر کیوں نہ ایک چھوٹا سا exit دیا گیا کہ پشاور، مردان، چارسدہ، صوابی اور ڈیرہ اسماعیل خان سے آنے والے لوگ وہاں سے exit لے لیتے۔

جناب ! اب کیا ہوتا ہے کہ ہم ٹھلیاں جاتے ہیں جو کہ 8 kilometres ہے اور ہم 8 kilometres سے exit لیتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ 8 plus 8, 16 kilometres کا exit لیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم گولڑہ شریف جا کر U-turn لیں اور تیسرا طریقہ بہت آسان ہے کہ سری نگر ہائی وے سے ایک lane نکلتی ہے جو airport کو جاتی ہے، اس کے ساتھ M-2 کا exit نکلتا ہے۔ وہ کتنا ہے، وہ تقریباً اڑھائی سو گز کا ہے، اگر آپ قانون کی خلاف ورزی کر کے جائیں تو آپ اس road سے دو منٹ میں پہنچ جاتے ہیں۔ Otherwise, it takes your 20 more minutes to reach to the airport, میری اس پر جو گزارش تھی اور ایک سوال پہلے بھی ڈالا گیا کہ آپ صوبوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیوں کرتے ہیں کہ جہاں پر پھر deprivation and disparities آتی ہیں۔ ایک طرف تو آپ اتنی لمبی سڑک دے دیتے ہیں اور دوسری طرف، میں ٹھیکیدار نہیں ہوں لیکن اتنی common sense تو ہے کہ وہی جو exist جہاں جا رہی ہے، اس پر اگر آپ bridge بنا دیں، it will not cost you more than 20-25 crore rupees and it will solve the Khyber Pakhtunkhwa people’s problems. کیوں نہیں ہوتا؟ تین سے آٹھ مرتبہ میرا defer ہو چکا ہے اور defer ہونے کے بعد ایک question ڈالا گیا ہے اور یہاں پر مرتضٰی سولنگی صاحب جو ہمارے دوست اور بھائی تھے انہوں نے assurance بھی دی ہے کہ ہم یہ کریں گے، اس کے بعد کیا ہوا؟ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کو آج یا ہاں کر دیں اور یا ناں کر دیں، اگر ناں کریں گے تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سے ضرور پوچھیئے کہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ اگر ہاں کر دیں تو ان سے time لے لیں۔ یہ میری درخواست ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک صوبے کی خواہش ہے جس کو ہم represent کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Let the Minister Sahib respond. Thank you.

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: دیکھیں اس میں صوبے کا بالکل معاملہ نہیں ہے، ٹھلیاں انٹر چینج چکری اور ٹول پلازہ کے درمیان ہے۔ اس کی ایک اچھی access airport پر بھی ہے اور اس کے

علاوہ وہاں پر جو adjoining گاؤں ہے، جس میں ٹھلیاں بھی شامل ہے اور بہت سارے دیہات ہیں ان کو بھی اس سے excess ملتی ہے۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب نے ایک اہم معاملے کے طرف توجہ مبذول کروائی ہے۔ میں نے جیسے عرض کیا کہ Minister for Communications کا آج قومی اسمبلی میں بھی business ہے۔ اس پر میں ان سے further briefing بھی لے لوں گا اور next جب یہ take up ہوتا ہے میں بھی ویسے کسی کو بھجواتا ہوں۔ اس میں rest assured کہ government کبھی صوبائیت وغیرہ پر کوئی decisions نہیں کرتی اور یہ شاید انٹر چینیج جو ٹھلیاں کے لیے بنایا گیا ہے اگر میں recall کروں تو یہ پاکستان تحریک انصاف کے دور حکومت میں بنا تھا۔ اس میں کوئی political considerations نہیں ہوتیں۔ اس سے پیچھے بھی ایک بنا تھا جس کو لطیفال (Latifal) یا کیا کہتے ہیں جو کسی ایک اعلیٰ شخصیت کے لیے بنایا گیا تھا، ان کا وہاں پر گاؤں ہے۔ اس وقت کے وہ بڑے اہم عسکری عہدے پر فائز تھے، وہ بھی بنایا گیا، سہولت دی گئی اور اس سے وہاں کے لوگ فیض یاب ہوئے، جو انٹر چینیج کے ارد گرد، فیض حمید صاحب کے گاؤں کے قریب۔ سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب میں آپ کا سمجھایا ہوا ہوں، میں نہیں گھبراتا۔ میں نے کہا کہ ان کو زیادہ بُرا نہ لگے اس لیے نام نہیں لے رہا تھا۔

جناب والا! یہ جو انٹر چینیج والا معاملہ ہے I will take it up with Minister for Communications and I will get back to the House اور یہ جائز بات ہو تو بالکل ہونی چاہیے۔ جناب! یہ forum ہے یہاں پر ہمیں یہ چیزیں highlight کرنی چاہییں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب! اگر اس کو ہم کمیٹی کو refer کریں جو اس کو thoroughly discuss کرے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: فرمادیں، فرمادیں، مانڈوی والا صاحب بھی یہ فرما رہے تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کیوں سینیٹر محسن عزیز صاحب؟ Can we refer it to the Committee?

سینیٹر محسن عزیز: آپ کی بڑی مہربانی، وزیر صاحب آ جائیں تو بات بھی کر لیتے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! Communication کی کمیٹی کو refer کریں۔ سارا سٹاف آیا ہوا ہے۔ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سینیٹر محسن عزیز: میں یہاں پر جو چاہتا ہوں اپنے صوبے کی بات کرتا ہوں۔ میں اپنے صوبے کے لوگوں کی تکلیف کی بات کرتا ہوں۔ ویسے دل خفا اس پر ضرور ہوتا ہے۔ صدیقی صاحب صرف ایک سیکنڈ مجھے دے دیں۔ دیکھیں ایک فیض احمد فیض چوک سے لے کر ایئرپورٹ تک اٹھارہ ارب روپے سے ایک میٹرو بنائی گئی، اس میں بسیں ڈالی گئیں اور میں نے کئی مرتبہ بات کی کہ وہ بسیں ہر دس منٹ کے بعد چلتی ہیں اور خالی چلتی ہیں، اس کو آج بند کر دیا گیا ہے۔ وہ بھی میرا یک question ہے کہ پہلے اٹھارہ ارب روپے لگے، optic ضرور ہے کہ واہ واہ کس نے بنایا، واہ وہ بہت مزے دار چیز بنائی۔ لیکن وہ چیز خراب ہو گئی اور وہ دو سال بھی نہیں چلی، اس کے بعد وہ بند ہو گئی۔ اب ایک طرف یہ ہم دیکھتے ہیں اور دوسری طرف یہ disparity دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی پچھلے تین سال سے request کر رہا ہے، question ڈال رہا ہے، اس ایوان میں بات کر رہا ہے اور وہ نہیں ہوتی اس لیے بالکل آپ کی مہربانی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کمیٹی کو refer ہو گیا ہے، ان شاء اللہ وہ کمیٹی دیکھے گی۔

The calling attention notice is disposed of. There is another calling attention notice at Order No.11 in the name of Senator Abdul Shakoor Khan Sahib. Please raise the matter.

<u>Calling Attention Notice raised by Senator Abdul Shakoor Khan regarding inordinate delay in execution of the project regarding provision of gas supply to Tehsil Gulistan, Qilla Abdullah, Balochistan</u>

سینیٹر عبدالشکور خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عبدالشکور صاحب، آپ کی گفتگو سے پہلے وزارت پٹرولیم کی طرف سے ایک request آئی ہوئی ہے چونکہ concerned Minister جو ہیں

وہ available نہیں ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ اس کو ان کی موجودگی میں take up کیا جائے تاکہ وہ respond کر سکیں اور بتا سکیں۔ اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو اس کو ہم defer کر دیں۔

سینیٹر عبدالشکور خان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ تھی کہ میں تھوڑا اسے بیان کر لوں اور پھر اگر اس کو کمیٹی کو بھیج دیں۔ میرے خیال سے وہ زیادہ بہتر رہے گا۔ یہ ایک درینہ مسئلہ ہے، کمیٹی میں جائے گا تو سارے معاملات بالکل کھل کر آئیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، آپ بولیے، آپ بولیے۔ آپ briefly بتائیے اس میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر عبدالشکور خان: چیئرمین صاحب! میرا نوٹس تحصیل گلستان میں گیس کے حوالے سے ہے۔ 2014 میں ہمارے علاقے کے قومی مشر جناب محمود خان اچکزئی نے تحصیل کے حوالے سے گیس کی ایک درخواست کی تھی، اس وقت میاں نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے۔ محمود خان صاحب نے وزیر اعظم صاحب کو direct request کی تھی تو وزیر اعظم صاحب نے اس کی منظوری دی اور چھ مہینے میں اس کا کام بھی شروع ہو گیا اور پائپ بھی زمین کے اوپر رکھے لیکن under ground نہیں ڈالے۔ یہ کام تقریباً ایک سال تک چلتا رہا۔ ایک سال کے بعد 2015 میں یہ کام رک گیا۔ اب ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ پوری تحصیل کی گیس اور اس کی بڑے پیمانے پر منظوری بھی ہوئی۔ وزیر اعظم صاحب خود کوئٹہ آئے تھے اور اس کا سنگ بنیاد بھی انہوں نے رکھا۔ میری یہ درخواست ہے کہ یہ کام اب تک کیوں نہیں مکمل ہو رہا۔ میری درخواست ہے اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ اس پر کام کر سکیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس کو وہاں پر دیکھ لیں گے ان کے آفیسر بھی ہوتے ہیں اور وزیر صاحب بھی کمیٹی میں ہوتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Now we may start the discussion on Balochistan. Honourable Minister Sahib was here. Has he left?

منسٹر صاحب ایوان کا جو concern ہے اسے سنیئے اور پھر respond کر کے تشریف لے جائیں۔ کامران صاحب آپ ضرور بولیے مگر آپ ایک منٹ مجھے دیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب موجود ہیں یہ کل کوئٹہ بھی تھے، ایپکس کمیٹی میں بھی تھے جو حالات و واقعات وہاں ہوئے ہیں اس پر،

اور حکومت کیا کرنے جا رہی ہے، اس پر ایوان کا جو concern ہے اور اس پر ان کی جو معروضات، تفصیلات اور گزارشات ہیں جو کچھ ہیں وہ سن لیتے ہیں۔ آپ ضرور ایک منٹ لے لیجئے اس کے بعد پھر وزیر صاحب بات کر لیں۔ سینیٹر جان صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: کل ایپکس کمیٹی، ایپکس کہتے ہیں، شاید کوئٹہ میں ایپکس کمیٹی کا اجلاس تھا۔ میری pronunciation بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مجھے اس کا مطلب نہیں آتا اس کے پیچھے کوئی legal sanction نہیں ہے۔ میں جاننا یہی چاہ رہا تھا کہ ایپکس کا مطلب کیا ہوتا ہے، کوئی انگریزی دان شاید بیٹھا ہو جو مجھ سے اچھی انگریزی جانتا ہو تو وہ ایپکس اس پارلیمان سے بھی ایپکس ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ہاں، آگے چلیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! یہ آپ کی ruling ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آگے چلیں، میں گھڑی دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے 35 سیکنڈ ادھر ہی گزر گئے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: اچھا ایک اور بات، اس ایپکس کمیٹی نے اختر مینگل کو بھی بلوایا تھا انہوں نے جواب میں کہہ دیا شاید اس وقت کوئی proper جواب نہیں دیا۔ ویسے کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کے پیچھے کیونکہ کوئی legal sanction نہیں ہے اس لیے میں نہیں آتا۔

Mr. Presiding Officer: Ok.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ایک اور چیز چونکہ اس کے بعد انہوں نے بولنا ہے اور میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ جس دن یہ ایپکس کمیٹی کا اجلاس تھا اس دن نو لاشیں اور گرائی گئیں، چھ لاشیں ایک جگہ اور تین لاشیں ایک جگہ پر۔ یہ تحفہ دیا ایپکس کمیٹی نے بہت شکریہ۔ ایک منٹ سے زیادہ نہیں لیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر جان صاحب چونکہ آپ کل سے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ briefly kindly دو سے تین منٹ لیجئے گا تاکہ ہم وزیر صاحب سے response لے لیں۔

Further discussion on the recent deteriorating law and order situation in Balochistan resulting in loss of precious lives of civilians and law enforcement agencies’ personnel

Senator Jan Muhammad

سینیٹر جان محمد: مہربانی جناب! آپ کی بڑی مہربانی۔ بلوچستان میں گزشتہ کئی سالوں سے اس حوالے سے جو واقعات ہوئے ہیں، 25 اور 26 اگست کے درمیان جو کچھ ہوا وہ میڈیا پر، انٹرنیشنل میڈیا پر اور سوشل میڈیا پر نظر آ جاتا ہے۔ موسیٰ خیل میں جو واقعات ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ان واقعات نے بلوچستان کا جمہوری، سیاسی، انسانیت پسندی اور امن دوستی کا جو چہرہ تھا اسے مسخ کر دیا ہے۔ چونکہ اس طرح کے واقعات قابل مذمت ہوتے ہیں اور کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہوتے تو ایسے واقعات سے بڑے منفی اثرات پڑتے ہیں اور ظاہر ہے یہ منفی اثرات پورے ملک میں جہاں جہاں دوسری اقوام متاثر ہوتی ہیں وہاں اس کا negative message جانا شروع ہو جاتا ہے اور ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہمارا میڈیا، ہمارے social media کے لوگ، ہمارے بڑے بڑے دانشور لوگ اور سیاسی جماعتوں کے لوگ بھی اسی طرح ان معاملات کو دیکھتے ہیں۔ میں تو اسے یوں دیکھتا ہوں کہ ایسے واقعات پر ہمیں نظر رکھنی چاہیے کہ واقعتاً اس کے پیچھے کیا سوچ ہے، کیوں اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں جو اقوام کو لڑاتے ہیں۔ جہاں تک میں بلوچ کو، ان کی نفسیات کو، ان کی سیاست کو اور ان کی انسانیت دوستی کو جانتا ہوں تو وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کسی غریب پر کسی نے ہاتھ اٹھایا تو وہ کہتے ہیں یہ بلوچ نہیں ہے۔ خواتین پر غلط نظر رکھی تو کہتے ہیں کہ یہ بلوچ نہیں ہے، کسی کی عزت نہیں کی تو کہتے ہیں کہ یہ بلوچ نہیں ہے۔ بلوچ کا اپنا ایک code of conduct ہوتا ہے جسے ہم بلوچ کہتے ہیں۔ یہاں تو ہمیں بلوچی کہا جاتا ہے لیکن ہم جسے بلوچ کہتے ہیں اس کا اپنا ایک code of conduct ہے یعنی غیرت، جرات، انصاف، راست گوئی یہ ساری چیزیں اس میں آتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہوا انتہائی قابل نفرت ہے اور اس کی تحقیقات ہونی چاہییں کہ یہ کس نے کیا اور یہ کیوں کیا گیا۔ واقعتاً ہم جن پر الزام لگا رہے ہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں، جنہیں ہم موردالزام ٹھہرا رہے ہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں؟ کیا انہوں نے ایسی کوئی قبولیت کی ہے تو ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ بلوچستان میں اس وقت جو آگ لگی ہے یہ جنرل مشرف نے لگائی اور وہ

آگ اب تک لگی ہوئی ہے جس میں لوگ جل رہے ہیں۔ اس میں بلوچستان کے نوجوان جل رہے ہیں، بلوچستان میں کاروبار تباہ ہے، اس سے بلوچستان کے عام لوگ جل رہے ہیں، بلوچستان میں امن وامان نہیں ہے، ساری صورت حال گھمبیر ہو گئی ہے اور سیاست بھی اس کی نذر ہو گئی ہے۔ اس صورت حال میں ہمارا بڑا واضح اور clear موقف رہا ہے۔ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں APS واقعے کے بعد جب اسلام آباد میں ایک ساتھ بیٹھیں، جس میں PTI, مسلم لیگ، پیپلز پارٹی، جمیعت علمائے اسلام، نیشنل پارٹی، BNP تمام جماعتیں تھیں، آپ کی سول اور ملٹری بیوروکریسی تھی، یعنی پاکستان کی پوری طاقت ایک ساتھ تھی اور انہوں نے ایک واضح فیصلہ کیا، وہ واضح فیصلہ انہوں نے National Action Plan کے تحت کیا وہ کوئی عام فیصلہ نہیں تھا۔ اس میں انہوں نے بعض علاقوں میں آپریشن کی بات کی۔ بلوچستان میں انہوں نے ایک واضح پیغام دیا کہ وہاں پر dialogue کیا جائے گا۔ بلوچستان میں بات چیت کی جائے گی۔ اس وقت جو لوگ بلوچستان میں مزاحمت کر رہے ہیں ان کے ساتھ رابطہ کیا جائے گا اور ان سے بات کی جائے گی، وہ بات کہاں تک گئی اس کا آپ کو بھی علم ہے، مجھے بھی علم ہے۔ اس وقت بلوچستان میں نیشنل پارٹی، پشتونخوا میپ اور مسلم لیگ کی حکومت تھی۔ یہ بات آگے بڑھائی گئی لیکن پھر اچانک جیسے ہی ڈاکٹر مالک کی حکومت ختم ہوئی تو یہ بات وہیں پر رک گئی۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا، اس کے بعد ایک نئی پالیسی آئی، پھر وہی پرانی پالیسی آئی۔ بات چیت کا راستہ روکا گیا، نہ صرف بات چیت کا راستہ روکا گیا بلکہ بلوچستان میں جو political engineering کی گئی اس نے ان معاملات کو اور پیچیدہ بنا دیا۔ اب تو صورت حال اتنی گھمبیر ہو گئی ہے کہ کوئی بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہم جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں، ہم جو جمہوری سیاست کی بات کرتے ہیں کوئی ہم پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہمارے انتخابی عمل پر بلوچستان کے نوجوان، بلوچستان کے لوگ اعتماد اور باور کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ آپ لوگ اتنی نعرے بازی کرتے ہیں، الیکشن ہو جاتا ہے تو اس کا نتیجہ کچھ اور نکلتا ہے۔ الیکشن میں ٹھپے مارے جاتے ہیں، ووٹ ایک کو پڑتے ہیں اور کامیاب دوسرے ہوتے ہیں اور واقعتاً یہ ہوا ہے۔ 2018 اور 2024 کے انتخابات نے بلوچستان کی صورت حال کو اور زیادہ سنگین بنا دیا ہے، اب کوئی ہم پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں ہے۔

ہمارے پاکستان کے حکمران اگر یہ سوچتے ہیں کہ بلوچستان کو طاقت کے ذریعے ٹھیک کیا جائے گا، اگر وہ سوچتے ہیں کہ بلوچستان میں فوجی آپریشن سے معاملات حل کیے جائیں گے تو میں آپ کو ایک بات بڑی واضح طور پر معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ آج ہم یہاں ہیں، کل اگر آپ آپریشن کریں گے، بلوچستان کی ایک بھی سیاسی جماعت آپ کے ساتھ نہیں بیٹھے گی کیونکہ یہ غلطیاں تو آپ لوگ کر رہے ہیں۔ بلوچستان کو آپ نے یہاں تک تو پہنچادیا ہے۔ 18 سال سے وہاں پر آپریشن ہو رہا ہے اور کتنے آپریشن کریں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں بات کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ مذاکرات کریں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم کس سے مذاکرات کریں، ہم سے کوئی بات کرنے کو تیار نہیں ہے تو یہ بات صحیح ہے۔ آپ سے بات کرنے کو کوئی کیوں تیار نہیں ہے؟ اس لیے تیار نہیں ہے کیونکہ آپ پر اعتماد اٹھ چکا ہے۔ آپ اعتماد بحال کریں۔ آپ credible لوگوں کی کمیٹی بنائیں، آپ بااختیار Parliamentarians کی کمیٹی بنائیں۔ کمیٹیاں بنی ہیں، آپ جیسے لوگوں نے کمیٹیاں بنائی ہیں اور ان کی reports بھی بنائی ہیں لیکن پھر ان reports کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا ہے۔ یہ تجربات ہیں۔ جب بار بار آپ کے تجربات غلط ہوں تو لوگ آپ پر اعتماد نہیں کریں گے۔ آپ نے سیاسی engineering کرکے اس پوری عمارت کو گرادیا ہے۔ لوگ آپ اور ہم پر اعتماد نہیں کرتے ہیں اور یہ جو آپریشن کی بات ہے میں اس بارے میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپریشن کا نہ سوچیں، اگر آپ آپریشن کا سوچتے ہیں تو اس وقت بلوچستان کی تمام جمہوری سیاسی جماعتیں اگر آپ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہیں تو ان میں ایک بھی آپ کے ساتھ نہیں بیٹھے گی جس میں سب سے پہلے میں ہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، جان محمد صاحب۔

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین! آپ مجھے ایک منٹ اور دیں، میں اپنی تجاویز پیش کردوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جان محمد صاحب میری بات سن لیں، اگر تقاریر جاری رکھنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے but Minister Sahib has to go اگر آپ منسٹر صاحب کو موقع دے دیتے ہیں۔

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین! آپ مجھے ایک منٹ دیں، میں اپنی تقریر wind-up کر لیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب بہت ہو گیا ہے، آپ 9 منٹ بول چکے ہیں، کافی ہو گیا ہے۔ جی معزز وزیر صاحب آپ اس پر respond کیجیے۔

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! ایک تجویز یہ ہے کہ میں بیٹھا ہوا ہوں، میری عرض سن لیں، آپ نے خود حکومتیں چلائی ہیں، جو حالات بنے ہوئے ہیں ایک pre-arranged meeting ساڑھے بارہ بجے کی ہے اس میں ابھی انہوں نے جا کر تمام participants کو briefing دینی ہے۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں موجود ہوں، پرسوں یہ خود آ جائیں گے، conclude ہونے پر یہ سارا بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ جو جو دوست بولنا چاہتا ہے وہ آج بھی بولیں اور Monday کو بھی بولیں it is a sensitive issue sir ہم اسے جلد بازی میں نہیں کر سکتے۔ آپ انہیں دو منٹ کے لیے سن لیں۔

Statement by Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Federal Minister for Interior

سینیٹر سید محسن رضا نقوی (وفاقی وزیر داخلہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں مرتضیٰ بھائی کی بات کا جواب دے دوں کہ Apex Committee جو بھی National Action Plan کے فیصلے ہوئے تھے، ان کو review کرتی ہے، صوبوں کے ساتھ coordination کرتی ہے، وفاقی حکومت کے محکموں کے ساتھ coordination کرتی ہے۔ پارلیمنٹ سپریم ہے، سپریم رہے گی، اس میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ پہلی بات۔ جہاں تک legal کی بات ہے تو اس کا جواب تارڑ صاحب دے دیں گے۔

دوسری بات، جمالی صاحب جو آپ نے کی، کوئی آپریشن نہیں ہو رہا۔ کل پرائم منسٹر صاحب کوئٹہ میں موجود تھے۔ ان کی بڑی تفصیل سے stakeholders کے ساتھ، سیاسی جماعتوں کے ساتھ میٹنگ ہوئی، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کے ساتھ میٹنگ ہوئی، باقی سارے لوگوں کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ اس میں detail میں فیصلہ ہوا، ان کی رائے بھی لی، انہوں نے ان کو feedback

بھی دیا، سارا کچھ ہوا۔ جو لوگ ریاست کو مانتے ہیں، پاکستان کو مانتے ہیں، ان کو ہم اپنے سر پر بٹھائیں گے، وہ ہمارے لیے بہت محترم ہیں، ان کے differences ہو سکتے ہیں، ہم ان کو address کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ جو لوگ ریاست کو نہیں مانتے، بندوق اٹھاتے ہیں، وہ ہمارے لیے دہشت گرد ہیں اور ان کا ہم بندوبست کریں گے۔ اس میں clarity ہونی چاہیے اور جو state کے خلاف جائے گا، اس پر ہم سب کو اکٹھا ہونا چاہیے۔

جہاں تک رہی بات بلوچستان کے مسائل کی، کل پرائم منسٹر نے پانچ ارب روپے ان کی CTD کے لیے مختص کیے ہیں جبکہ آٹھ ارب روپے ان کے ڈویژنز کے لیے، ہر ڈویژن کے لیے ایک ایک ارب روپے علیحدہ مختص کیا ہے جو صرف وہاں کے local MNAs اور MPAs کے ساتھ مل کر، وہاں کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں، ان کو حل کریں گے۔ وہاں پر سب سے بڑا مسئلہ سرکاری افسران کی، جو وفاقی حکومت کے نمائندے ہیں، shortage ہے۔ کل اس کی پالیسی کا اعلان ہوا ہے۔ تقریباً تیس سے چالیس افسران فوری طور پر وہاں پر جا رہے ہیں۔ اگلے دس پندرہ دنوں کے اندر وہ چلے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تقریباً ایک درجن سے زیادہ فیصلے ہوئے۔ میں پچھلے تین چار دنوں میں دو مرتبہ وہاں گیا۔ ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل تھے، ہم نے وہ سارے address کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ جو واقعہ 26 کی رات کو ہوا ہے، یہ normal واقعہ نہیں ہے۔ اس کے پیچھے پوری planning ہوئی ہے۔ صرف ایک body نے نہیں بلکہ ایک دو دہشت گرد تنظیموں نے مل کر کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، خواجہ آصف صاحب بھی پہلے کہہ چکے ہیں، ہمیں بالکل clear links پتا ہیں کہ اس کے پیچھے کون ہے۔ ہمیں یہاں تک پتا ہے کہ SCO کانفرنس کو خراب کرنے کے لیے بھی انہوں نے ایک planning کی ہے۔ ہم اس کانفرنس کو اکتوبر میں host کر رہے ہیں جبکہ بہت سارے لوگوں کو اس کی تکلیف ہے کہ وہ نہ ہو۔ اس کانفرنس کے خلاف بھی ایک سازش ہے۔ ہم حتی الامکان کوشش کریں گے کہ جتنے ہمارے political stakeholders ہیں، جس طرح آپ نے کہا، ہم ان کو on board کریں گے۔ کل اس کی ایک کاوش تھی۔ اگر آپ feedback لیں گے تو وہ ایک بہت اچھی میٹنگ ہوئی ہے لیکن یہ clarity ہے کہ جو مرضی ہو، جس نے بندوق اٹھائی ہے، اس کا بندوبست کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیڈر آف دی اپوزیشن۔

Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition

سینیٹر سید شبلی فراز: وزیر قانون صاحب کے لیے انتہائی ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یا تو یہ Law Ministry کے عہدے کو overestimate کر رہے ہیں یا یہ اپنی capabilities کو overestimate کر رہے ہیں۔ جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ ہر بندے کی اپنی ایک منسٹری ہے۔ جب concerned منسٹری اس کا جواب دے گی، وہ اور ہوگا اور جو آپ دیں گے، وہ اور ہوگا۔ ایک چیز spanner ہوتا ہے، جو ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شبلی صاحب! آپ مناسب گفتگو کیا کریں۔ آپ یہ سارا کچھ اپنے پاس رکھیں۔ You don’t have right to say personal things.

سینیٹر سید شبلی فراز: کونسی personal things ہیں؟ میں نے آپ کے آفس کی بات کی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ نے motion یا جو بھی دینا ہے، دیں but you don’t have right to talk about personal issues. I have very serious reservations on this. آپ کو اختیار مل گیا ہے، آپ کا جی چاہے جس کی پگڑی اچھال دیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ دو منٹ میں اٹھ جاتے ہیں۔ آپ کا استحقاق ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تارڑ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ شبلی صاحب! آپ بولیے۔ Come to the issue.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میری بات سنیں۔ دیکھیں، یہ بڑا serious issue ہے۔ ابھی وزیر داخلہ صاحب کی باتیں ہم نے سنیں۔ ہمارے اس ہاؤس کے اراکین صوبوں کے نمائندے ہیں۔ ہم constituencies کے نمائندے نہیں ہیں جس طرح کہ قومی اسمبلی کے اراکین ہیں۔ ہم صوبوں کے نمائندے ہیں۔ It happens so کہ اس میں ہر صوبے کے اراکین بیٹھے ہوئے ہیں، بلوچستان، خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ سے۔ اب اس وقت ہمارے ملک کو جو واقعات درپیش

ہیں، بالخصوص صوبہ بلوچستان کو تو میں وزیر داخلہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ انہوں نے ایک statement دی کہ یہ ایک ایس۔ایچ۔او کی مار ہے۔اس کے بارے میں ہم جاننا چاہتے تھے کہ ہوسکتا ہے these words contain a wisdom and may be these are beyond our comprehension. نمبر ایک۔

نمبر دو، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دہشت گردی اور خاص کر تحریک انصاف، ہم دہشت گردی کو in all its forms condemn کرتے ہیں۔اس میں کوئی دوسری رائے نہیں۔انہوں نے ایک دو پریشان کن باتیں کیں اور وہ یہ کہ جو لوگ بندوق اٹھاتے ہیں۔ بالکل، ہم مانتے ہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔اس کے ساتھ کہا گیا کہ جو لوگ پاکستان کو نہیں مانتے، وہ بھی ٹھیک ہے لیکن اس کا فیصلہ کون کرے گا۔بندوق والا تو آپ نے identify کرلیا۔یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ہم political جدوجہد میں یقین رکھتے ہیں۔ہم arms یا کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی بنیاد پر اپنے political cause کو حتیٰ کہ اپنے rights کی بھی justification نہیں دیتے۔یہ بات تو طے ہوگئی لیکن یہ طے کرنا کہ کون پاکستانی ہے اور کون پاکستانی نہیں ہے۔یہ ایک بڑا سوال ہے جس پر میں چاہوں گا کہ ہمارے ANP کے سربراہ، سینیٹر ایمل ولی خان، روشنی ڈالیں اور باقی جو ہمارے یہاں بلوچستان کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

دیکھیں جناب! یہ ایشو اتنا simple نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان بدل چکا ہے۔ بلوچستان کی population بدل گئی ہے۔اب وہ زیادہ aware ہیں۔وہاں پر young لوگوں کے کچھ مسائل ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم پانچ ارب اِس کے لیے اور دس ارب اُس کے لیے دیں، ہمیں چاہیے کہ ہم وہاں کے actual stakeholders کو on board لیں کہ بھئی، یہ کیا مسئلہ ہے کہ وہاں بلوچستان میں کچھ عرصے کے بعد اس طرح کی activity ہو جاتی ہے۔یہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بلوچستان being part of Pakistan and being the biggest province of Pakistan ہمارا بین الاقوامی image بہت برا جاتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔وہ یہ تو نہیں دیکھتے کہ بلوچستان دور ہے یا اس کے کچھ اور حالات ہیں اور صرف پشاور، لاہور اور کراچی، پاکستان ہے۔ جناب! ایسا نہیں ہے، وہ صوبہ پاکستان کے map پر ہے۔ لہٰذا، آپ کو اس ایشو کو politically حل کرنا ہوگا۔وہاں کے لوگوں کو engage کرنا ہوگا، تب یہ مسائل حل ہوں گے

ورنہ اس موقع پر اگر آپ reinforce کرتے ہیں کہ جی، ہم نے وہاں بیورو کریٹس بھیج دیے، اس طرح بات نہیں بنے گی۔ بیورو کریٹس وہاں پر کیوں نہیں جاتے؟ پہلے جاتے تھے، بڑے بڑے remote areas میں جاتے تھے لیکن اب نہیں جاتے ہیں۔

اگلی بات، جو کچھ for example ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوا ہے، آپ نے خبر پڑھی بھی ہو گی کہ تین بھائیوں کو دن دیہاڑے اٹھا کر لے گئے۔ اس میں ایک senior Army officer بھی ہے لیکن ہم ان کو as a citizen دیکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ملٹری میں ہے تو اور بھی زیادہ concern ہے۔ اگر کسی پولیس والے کو مار دیا جائے جس طرح کچے میں ہوا، وہ زیادہ پریشان کن ہے بہ نسبت کسی اور کے۔ جان سب کی برابر اور قیمتی ہے لیکن depend کرتا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ ایسے حالات میں جو ایک air of uncertainty ہو گئی ہے، چاہے وہ TLP ہو، چاہے کوئی بھی outfits ہوں، ہم نے، ہماری پارٹی نے، اس دن ایمل ولی صاحب نے بھی بات کی، آپ نے بھی شاید بات کی کہ ہم ان terrorists کو کس طرح deal کریں۔ بڑے عرصے تک ہمارے ملک کے جو حالات تھے، اس میں اچانک اس قسم کی چیزیں ہوئیں کہ جس میں اس وقت کی جو بھی military establishment and the political government تھی، اس وقت ہماری حکومت تھی، ان کے ساتھ engage کیا۔ افغانستان کو engage کیا because whether we like it or not وہ ہمارے neighbours ہیں۔ ہمارا اگر ادھر بھی مسئلہ ہے اور ہمارا India کے ساتھ بھی مسئلہ ہے، ایران کے ساتھ تو کبھی بہتری بھی ہو جاتی ہے لیکن وہاں سے بھی missile آئے اور پھر یہاں سے بھی گئے۔ This is not good for the Country اس سے ہمارا trade متاثر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ہمارا ملک ہمیشہ Internationally negative news میں آتا ہے۔ ہماری investments economically effect ہوتی ہیں تو ہمیں ہر ایک واقعہ کو بہت سنجیدگی سے لینا چاہیے اور اس کی ہمیں ایک ایسی حکمت عملی بنانی چاہیے جو کہ ہم نے بنائی تھی کہ جو لوگ وہاں پر گئے۔ اب آپ مجھے بتائیں دو سال ہو گئے ہیں Bilawal Bhutto Chairman PPP Foreign Minister تھے انہوں نے ایک بھی دورہ Afghanistan کا نہیں کیا۔

ہمارے current Foreign Minister انہوں نے ابھی تک ایک بھی دورہ نہیں کیا۔ ہم کیا چاہ رہے ہیں۔ ہم across the border کیسے control کریں گے جب کہ وہ حکومت supposedly ان کو patronize کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو we have to engage rather than saying کہ ہم ان کے ساتھ نہیں کریں گے۔ آپ نے ان کے ساتھ diplomatic blackout کیا ہوا ہے۔ یہ ان کے لیے نہیں ہے اس میں ہمارا interest ہے، ہمارے ملک کے interest میں ہے کہ ہم اپنے Western borders کو pacify کریں۔ ان کو engage کریں کم از کم یہ تو نہیں ہے کہ ان کے ساتھ بھی ہم نے سینگ اڑا لیے ہیں اور وہ جو دہشت گردی یہاں پر آ کر کرتے ہیں وہ بھی supposedly ان کے ملک میں ہے۔

اٹھارہ سو کلومیٹر approximately پتا نہیں کتنا difficult terrain ہے ہم نے تو اس کو politically handle کرنا ہے by force یہ نہیں ہو سکتا۔ So, we have to engage rather than confront ایسی صورتحال میں ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں بہت ضروری ہے کہ اس کا ایک holistic view لیا جائے، کچھ مشورے لیے جائیں Apex Committee ہو یا کوئی بھی Committee ہو وہ جب تک اصل issues پر concentrate نہیں کرے گی اور صرف طاقت پر concentrate کرے گی نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ کافی colleagues نے بات کی اس کے نتائج اچھے نہیں ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ ہر چیز چاہے وہ World War ہو یا کوئی بھی war ہو آخر میں وہ گفتگو اور table talks پر ہوتی ہے۔

تو اس پہلو کو، ہمارے Foreign Minister should be more proactive انہوں نے engage کرنا ہے، مسئلہ ہمارا ہے۔ ہمارے لیے بنا ہوا ہے اس میں ego کی کوئی بات نہیں ہے جو مسائل بنے ہوتے ہیں، ابھی کسی نے خوب کہا تھا شاید آپ نے ہی کہا ہے یا کسی اور نے کہا کہ حکومتوں کے دل بڑے ہونے چاہیں اور حکومتیں نہ انتقام میں believe کرتی ہیں اور نہ ہی ان کو کرنا چاہیے۔ وہ پاکستان کی عوام کی ذمہ داری نبھا رہی ہوتی ہیں۔ میں اور کوئی باتیں نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ دیکھیں آپ صرف ایک uni-

dimensional بات نہ کیا کریں کہ جی ہم نے اتنے پیسے دے دیے، اتنا یہ کر دیا، ادھر یہ ہو جائے گا، یہ SHO کی مار ہے، یہ فلانے کی مار ہے۔ یہ بلکل ایسے ہے جیسے آپ سورج کو اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس پر ہمیں پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کرنا چاہیے اور مجھے افسوس ہے کہ یہ debate ہونے نہیں دی گئی یا کم از کم اس میں کوئی نظر نہیں آرہا۔ Interest نظر نہیں آرہا کہ کون سی important چیز ہو سکتی ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو عزت خود ہی دینی ہے کوئی اور ہمیں نہیں دے گا، عزت کوئی gift نہیں کرتا تو اب منسٹر صاحب چلے گئے ہیں۔ یہ بہت important issue ہے اس کا ایک صوبے سے تعلق ہے اس پر ہم suggestions دے سکتے ہیں کہ اس کو آپ نے کس طریقے سے handle کرنا ہے کیونکہ یہاں پر collective wisdom ہے اور جو ہمارا کام ہے to guide, to suggest سب کے خیالات کو آگے لے کر جائیں۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کو seriously لیں اور اس کو ایک خاص agenda پر رکھیں۔

Mr. Presiding Officer: Senator Umer Farooq, try to be brief as you have committed, you have asked only for two minutes.

Senator Umer Farooq

سینیٹر عمر فاروق: بہت شکریہ! ایک سال تک آپ باری نہیں دیتے اور پھر دو منٹ میں ہم wind up کریں چلیں کوشش کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی تحریر میرے پاس موجود ہے۔

سینیٹر عمر فاروق: بلوچستان کے مسئلے پر مذمت کرنے سے پہلے تو میں House کے ان حالات پر مذمت کرتا ہوں کہ یا تو اگلی seats والے ہی بات کرتے ہیں اور یا جب اس طرح کے serious issues آتے ہیں تو اس میں ہمارے جو ذمہ دار لوگ ہیں وہ تو موجود ہی نہیں ہوتے۔ میرے خیال سے ہمیں ان کی توجہ بھی نہیں چاہیے کیونکہ یہ issue بلوچستان کا ہے اور بلوچستان ان کے حصول یا قبضے میں نہیں ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے بلوچستان کسی اور کے ہاتھوں میں ہے وہاں کے تمام فیصلے کوئی اور کرتا ہے۔ بلوچستان میں ایک دن میں ایک bomb blast میں ہزارہ برادری کے دو سو لوگ بھی شہید ہوئے ہیں۔ اس بارے میں آج تک کچھ نہیں ہوا۔

ہم جو یہ حالات بتا رہے ہیں کہ یہ ہوا ہے اس بارے میں ہم کس سے پوچھیں۔ ہمیں تو ان ذمہ دار لوگوں کو بلانا چاہیے جو اس وقت بلوچستان پر قابض ہیں اور وہ اسے چلا رہے ہیں۔ ہم نے پچھلے پندرہ بیس سالوں سے وہاں پر FC کو بٹھایا ہوا ہے تو ہم کم از کم IG FC کو بلائیں کہ ہمیں بتائیں کہ آپ کس چیز کے لیے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں تو وہاں کے اداروں کو بلانا چاہیے کہ Corps Commander صاحب یہاں Senate میں آئیں اور ہمیں تفصیل بتائیں کہ بلوچستان آپ کے ہاتھوں سے کیوں نکل رہا ہے۔ ہم نے بار بار اس چیز کی نشاندہی کی ہے کہ وہاں پر ہمارے سرکاری لوگ صرف پیسے وصول کر رہے ہیں۔ ہر post پر پیسے وصول ہو رہے ہیں کسی کے پاس بھی security دیکھنے کا وقت ہی نہیں ہے اور آج دوبارہ یہ بات repeat کی گئی ہے کہ ایک وقت پر مشرف نے کہا تھا کہ میں بگٹی کو وہاں سے hit کروں گا۔ آج اس وجہ ہم سے رو رہے ہیں۔

آج یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایک SHO کی مار ہیں، SHO کو چھوڑیں پہلے اپنی بکتر بند گاڑیاں تو کچے کے ڈاکوؤں سے لے کر آئیں۔ وہاں سے پہلے اپنا سر تو اونچا کریں، بارہ بارہ، تیرہ تیرہ Police Officers قتل کر رہے ہیں آپ لوگ اس بارے میں کیا کر رہے ہو؟ چلیں بلوچستان کو تو چھوڑ دیں وہ تو ان کے ہاتھ میں ہی نہیں ہے اس پر میں یہ بات کبھی بھی نہیں کرنا چاہوں گا۔ اگر آپ آج بھی ان لاشوں کی توہین کر رہے ہیں جو 26th August کو شہید ہوئے۔ یہ دو چار دن سے جو اجلاس چل رہا ہے یہ اس کی توہین ہے، اس لیے توہین ہے کہ آپ ان لوگوں کو بول رہے ہو جن کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ آپ نے اگر بلوچستان کو جیسے شبلی صاحب نے کہا کہ اعتبار تو، نواب نوروز خان کو پہاڑ سے قرآن شریف اٹھا کر اتارا اس کے بعد بھی اس کو اور اس کے بیٹے کو پھانسی دی گئی تو ہم آپ پر اعتبار کریں، قرآن کے اوپر کیا چیز رہ جاتی ہے کہ ہم آپ پر اعتبار کریں یا وہ لوگ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ فرق ہمیں معلوم ہے، فرق یہ ہے کہ جو پاکستان کو نہیں مانتا اور بندوق اٹھائی ہے وہ دہشتگرد ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس کو دہشت گرد بنایا کس نے؟ وہ کیوں پہاڑ پر گیا؟ بلوچوں نے تو پاکستان کو تسلیم کیا تھا وہ تو پاکستان کا حصہ بن گئے تھے۔ آج وہ پہاڑ پر بیٹھ کر کیوں پاکستان کی مخالفت کر رہے ہیں؟

اس کا ذمہ دار آدمی آپ لوگ جب تک نہیں نکالیں گے، جب تک کس کی وجہ سے وہ لوگ وہاں بیٹھے ہیں اور کون سا ایسا کام ہوا ہے، تب تک آپ کا بلوچستان تو کیا پاکستان بھی ٹھیک نہیں

ہو سکتا۔ یہاں پر ہمارے وزرا آتے ہیں آج جو وزرا یہاں بیٹھے ہیں وہ کس طریقے سے آئے ہیں۔ وہ پہلے وزیر بنے پھر بعد میں سینیٹر بنے۔ اب ان کو بھی سننا پڑے گا یہ بہت غلط روایات ہیں ہمیں سن کر پھر جواب دیں۔ اعظم نذیر صاحب ہمارے محترم ہیں، ہمارے سینیٹر ہیں، ہمارے بھائی ہیں لیکن جو Ministry جس کے پاس ہے کم از کم وہ ہمیں جواب دہ ہو۔ بلوچستان میں صرف یہ issues نہیں ہیں میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ پہلی دفعہ ان کو اتنی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا ہے۔ کل کی meeting کا یہ بتا رہے ہیں کہ تمام Parties وہاں موجود تھیں تو تمام Parties کی باتیں سامنے رکھیں کہ کس کس Party نے آپ کو کیا کہا ہے۔ اس میں سے زیادہ تر Parties جو جمہوری نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سب نے یہ demand کی ہے کہ سب سے پہلے ان کی نشاندہی کی جائے جن کی وجہ سے یہ حالات خراب ہوئے ہیں۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ دو منٹ میں بات کرکے چلے گئے ہیں اور بہت satisfied تھے۔

بلوچستان کے ساتھ ابھی سے نہیں بلکہ 70 years سے ہو رہا ہے وہاں کے چیف منسٹر کے پاس اسسٹنٹ کمشنر کو تبدیل کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔ وہاں پر وہ XEN لگا نہیں سکتا اور یہاں پر بہت سارے لوگ خوش ہیں کہ وہاں پر پتا نہیں کس Party کی حکومت ہے۔ بلوچستان میں آج تک کسی کی حکومت نہیں ہے وہاں پر بہت بڑے لوگوں کی حکومت ہے اور انہی لوگوں کو میں یہاں بلانا چاہتا ہوں۔ آپ کے اور اپنے دوستوں کے توسط سے میں یہ کہوں گا کہ IG, FC اور کور کمانڈر صاحب یہاں آئیں اور ہمیں بلوچستان کے بارے میں ذرا بتائیں۔ اگر آپ اسی طرح معاملات چلائیں گے تو پھر FC کو withdraw کریں اور آپ جو کہتے ہیں کہ وہاں parties معاملات چلا رہی ہیں تو معاملات انہی parties پر چھوڑیں کیونکہ پھر FC کی ضرورت نہیں پڑتی۔ میں نے یہ بات پچھلے ہفتے Standing Committee on Interior میں بھی بولی تھا کہ اگر آپ ڈیرہ اسماعیل خان کے راستے بلوچستان جاتے ہیں تو راستے میں پانچ یا چھ بجے کے بعد کوئی سرکاری افسر موجود نہیں ہوتا اور وہاں قمیض شلوار کے ساتھ white colour کے cheetah shoes پہنے ہوئے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ان کی نشاندہی پھر یہ افسران کر سکتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ پتہ نہیں سادہ وردی میں انہوں نے کن لوگوں کو ڈیوٹی پر لگایا ہوا ہے۔ پانچ بجے کے بعد یہ پورا راستہ بلوچستان تک ان کے حوالے کیا جاتا ہے اور پھر صبح نماز کے بعد چھ بجے ہمیں وردیوں میں ملبوس پولیس والے مل جاتے

ہیں۔ اب یہ نہیں پتہ کہ وہ دن میں وردی پہنے ہوتے ہیں یا رات میں سادہ لباس میں ہوتے ہیں۔ ان سب چیزوں کے بارے میں ہمیں کون بتائے گا؟ Leader of the House بیٹھے ہیں۔ ان کے ساتھ تین، چار ذمہ داریاں ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک Leader of the House ہو جس کا آفس ہمیشہ کھلا ہو اور وہ موجود ہوں۔ ہمارے ہزاروں مسئلے ہوتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کے آفس میں بیٹھ کر ان سے بات کریں۔ اگر وہ نہیں آتے تو میں نے سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہاں اسحاق ڈار صاحب کی ایک تصویر رکھ دیں تاکہ ہمیں تسلی ہو کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی سینیٹر ضمیر حسین گھمرو۔

Senator Zamir Hussain Ghumro

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ بلوچستان پر جو discussion چل رہی ہے، یہ in-depth نہیں کیونکہ بلوچستان کا مسئلہ آج سے نہیں بلکہ 1947 سے ہے۔ سب کو پارٹی affiliation سے بالاتر ہو کر Balochistan issue کے causes and background کو دیکھنا چاہیے اور اس کے حل کے لیے recommendations دینی چاہییں اور یہی تین چیزیں ہیں۔ ہم ایک non-serious approach سے بلوچستان کے مسئلے کو دیکھ رہے ہیں کہ بس بلوچستان کو آٹھ یا دس ارب روپے چاہییں۔ بلوچستان کا مسئلہ 1947 سے ہے۔ میں سب سے پہلے بلوچستان کا historical background پیش کروں گا، اس کے بعد اس issue کے causes بتاؤں گا اور پھر recommendations دوں گا کہ بلوچستان کا issue آئینی طریقے سے کیسے حل کیا جا سکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ سب آپ نے پانچ منٹ میں بتانے ہیں۔

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: جی میں کوشش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان میں ہونے والی terrorism اور اس کی every form کو condemn کرتی ہے چاہے وہ martial law کی شکل میں ہو یا کسی دوسری شکل میں ہو۔ جنرل ضیاء کی دہشت گردی ہو یا جنرل مشرف کی، ہم ہی ان کا زیادہ شکار ہوئے ہیں۔ جنرل ضیاء کے martial law میں سندھ

متاثر ہوااور MRD میں ہمارے لوگ شہید ہوئے۔ جنرل مشرف کی حکومت میں بلوچستان متاثر ہوا اور محترم اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا اور 2007 سے بلوچستان متاثر ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ سادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل سادہ نہیں ہے۔ 1947 میں ملک کی partition ہوئی۔ اس کے بعد ملک کو آئین ساز اسمبلی نے بنانا تھا اور اسی آئین ساز اسمبلی کو 1954 میں ختم کیا گیا۔ اس کے بعد ملک پر One Unit کے دو constitutions یعنی 1956 اور 1962 کے constitutions مسلط کئے گئے جس کی وجہ سے بنگال ہم سے علیحدہ ہو گیا کیونکہ وہ دونوں constitutions, 3rd June Plan کے مطابق نہیں تھے۔ 3rd June Plan میں پانچ صوبے تھے۔ یہ آئین دو صوبوں پر مشتمل تھے اور اس وجہ سے بنگال ہم سے چلا گیا۔ 1973 کے constitution نے ہم سب کو ملایا۔ بلوچوں اور ہم سب نے 1973 Constitution اس وجہ سے بنایا کہ اس پر عمل ہوگا تو بات بنے گی۔ آپ نے بھی اس دن تقریر کی کہ جو پاکستان کے constitution کو مانے گا، ہم صرف اس سے بات کریں گے۔ آپ کی بات بالکل بجا ہے۔ شہید بھٹو نے Constitution of 1973 کے تحت پہلی مرتبہ Federation بنائی اور شہید بھٹو ہی 3rd June Plan of 1947 کے تحت اس ملک کے بانی ہیں۔ ہم اپنے گریبان میں جھانکیں کہ کیا ہم اس آئین پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا آئین پر عمل کرکے بلوچستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں؟ 1973 کے آئین کو جنرل ضیاء اور جنرل مشرف نے جو deface کیا، پاکستان پیپلز پارٹی نے 18th Amendment کے ذریعے اسے بحال کیا۔

جناب! میں تمام پارٹیوں اور ایوان سے پوچھتا ہوں کہ کیا 1973 کے constitution اور 18th Amendment پر عمل ہو رہا ہے؟ اس میں صوبوں اور وفاق کے درمیان جو اختیارات کی تقسیم ہے، کیا اس پر عمل ہو رہا ہے؟ اس اختیارات کے تقسیم کے تحت سارے mineral resources صوبوں کی property ہے۔ بلوچستان میں gold, copper, gas and other mineral resources ہیں، کیا وہ ہم نے بلوچستان کو دیے۔ Constitution کے تحت بلوچستان کو جو rights ملے ہیں، پہلے ہم تو وہ بلوچستان کو دیں تو پھر ہم بلوچستان سے بات کریں۔ پہلے ہم وہ causes تو ختم کریں جن کے تحت بلوچستان میں militancy ہوئی ہے۔ آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت سارے اختیارات صوبوں کے ہیں سوائے

ان کے جو Federal List میں Federation کو گن کر دیے گئے ہیں۔ پہلی مرتبہ 1973کے constitution میں Federal List کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا کہ Part I پر عمل داری Federal Cabinet کی ہوگی اور Part II پر عمل داری Council of Common Interests کی ہوگی۔ Council of Common Interests dysfunctional ہے۔ Part II کے جو important subjects ہیں جن میں تیل، گیس، واپڈا اور ریلوے شامل ہیں، وہ انہیں چلا نہیں پا رہی بلکہ Federal Government چلا رہی ہے۔ 1973 کے constitution میں جو distribution of powers ہے جسے ہم devolution کہتے ہیں اور جیسے میرے چیئرمین نے کہا کہ ابھی بھی جو 17 provincial subjects ہیں، وہ Federal میں بھی بنائی گئی ہیں اور CCI اپنے subjects نہیں چلا رہی ہے۔ CCI and Federal Cabinet دونوں کو Prime Minister head کرتے ہیں۔

جناب! کیا ہم 1973 کے آئین پر عمل کرکے بلوچستان کے resources اس کے حوالے کر رہے ہیں۔ یہ کوئی دس یا بیس ارب کا issue نہیں ہے۔ یہ بلوچستان کے اقتدار اعلیٰ اور resources کے issues ہیں۔ موجودہ 1973کے constitution کے تحت تمام mineral resources صوبوں کے ہیں کیونکہ وہ Federal Legislative List میں enumerated نہیں ہیں۔ آرٹیکل 158 میں لکھا ہوا ہے کہ جس صوبے سے گیس نکلے گا، اس پر پہلا حق اسی صوبے کا ہوگا تو بلوچستان سے جب گیس نکلے گا تو پہلا حق بھی بلوچستان کا ہی ہوگا۔ 1956کے آئین میں پہلی مرتبہ اسے Federal Legislative List میں ڈالا گیا۔ اگر Constitution کے تحت آپ بلوچستان کو اس کے rights نہیں دیں گے تو وہ causes بھی ختم نہیں ہوں گے۔ پاکستان پیپلز پارٹی یہی سمجھتی ہے کہ اگر 1973کے Constitution and 18th Amendment پر Federation عمل نہیں کرے گی تو یہ causes وہیں رہیں گے اور بلوچستان سلگتا رہے گا۔ اگر ہم 1973 کے constitution پر عمل کریں گے تو یہ causes ختم کر سکتے ہیں، بلوچستان کو empower کر سکتے ہیں اور ان کا اقتدار اعلیٰ بحال کر سکتے ہیں، شکریہ۔

(The Chair recognized the presence of former Senator Engr. Rukhsana Zuberi witnessing the Senate session)
(Desk thumping)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی سینیٹر محمد ہمایوں مہمند۔Try to be brief کیونکہ آج جمعہ بھی ہے۔

Senator Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: شکریہ، جناب چیئرمین! I will be brief sir. بات یہ ہے کہ جب ہم بلوچستان کے مسئلے کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے we have to be honest to the nation and with one another. بلوچستان کے جو plus points ہیں that are also part of the problem. بلوچستان میں جو copper کے ذخائر ہیں، probably دنیا کے پہلے اور دوسرے ذخائر چلی اور ایران میں ہیں اور سنا ہے کہ پاکستان کے ذخائر ان سے زیادہ ہیں اور وہ دوسرے اور تیسرے نمبر پر آتے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان cross roads ہے between Central Asia and South Asia. اگر دیکھا جائے تو Strait of Hormuz بلوچستان کے بالکل opposite ہے۔۔

(اس دوران ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: براہ مہربانی جلدی کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! میں جلدی کر رہا ہوں۔ جناب! لیکن یہ یاد رکھیں میری ایک request ہے کہ ہم یہاں بہت important issues کو discuss کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کو بہت زیادہ limit کریں گے تو نہ آپ proper thought process کا فائدہ لے سکیں گے، یہ جلدی کا کام معذرت کے ساتھ، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یا تو آپ اس قسم کی debate کے لیے دو یا تین دن دیں، آدھا گھنٹہ، پانچ منٹ، دو منٹ، اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔۔

Mr. Presiding Officer: Sir, we will continue it on Monday also. Yes.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! پھر ٹھیک ہے آپ مجھے پانچ، سات منٹ ابھی دے دیں، باقی ساتھیوں کو سوموار کو دے دیں۔ مجھے اب بولنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ چاہیں تو سوموار کو لے لیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! میں ابھی بول لیتا ہوں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابھی آپ کے پاس مزید تین سے چار منٹ ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: ٹھیک ہے جناب! پھر میں سوموار کو بول لوں گا کیونکہ مجھے دس منٹ چاہیے ہوں گے۔

Mr. Presiding Officer: Right, done.

Senator Mohammad Hamayun Mohmand: Sir, but I hope you will honour your commitment.

Mr. Presiding Officer: I will ensure. I may not be sitting in this chair but I will ensure *In Sha Allah*. Yes, Senator Palwasha.

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کو بھی وقت دیتے ہیں۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب! اذان ہو گئی ہے۔

Senator Syed Shibli Faraz: The way you have been distributing the speeches, I really appreciate that. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Sir. Yes, Palwasha.

<u>Senator Palwasha Mohammad Zai Khan</u>

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ میں اختصار کے ساتھ بات کروں گی تاکہ باقی ساتھیوں کو بھی وقت ملے۔ جناب! میں صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہ رہی ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہ جب 2008 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو زرداری صاحب نے آغازِ حقوقِ بلوچستان کا اعلان کیا تھا اور معافی مانگی تھی، تاریخی معافی مانگی تھی۔ اس کے بعد حالات بہت حد تک بہتر ہو گئے لیکن بات اصل یہ ہے کہ ہم سب بات تو کر رہے ہیں کہ جو بندوق اٹھاتا ہے، اس سے بات نہیں ہوگی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے جو اسکولوں میں پاکستان کے جھنڈے نہیں لہرانے دیتا، جو بلوچستان میں قومی ترانہ پڑھنے نہیں دیتا، وہ سب اسی bracket

میں ہیں لیکن ہم ایک بات کہنے سے، یا ہم نہیں کر رہے یا اس وقت ہماری توجہ میں نہیں ہے کہ trigger کے پیچھے ہاتھ کس کا ہے۔Trigger کے پیچھے آخر کسی کا ہاتھ ہے جو ان کو finance کرتا ہے، جو ان کو train کرتا ہے۔ وہ لوگ الجزیرہ کو interviews دے رہے ہیں۔ وہ لوگ تمام international channels پر چھائے ہوئے ہیں۔آپ ان کی تیاری دیکھیں، آپ ان کی وردیاں دیکھیں، آپ ان کی distribution of عہدے دیکھیں۔ کون ہیں؟ جناب ! کیوں ہمیں سمجھ نہیں آ رہی؟ جس طریقے سے کپڑے کے تان پر گز گز پر بنانے والے کی مہر ہوتی ہے۔ اسی طرح اس آپریشن کے قدم قدم پر Ajit Doval کی مہر لگتی ہے۔ کیا ہوا ہے بنگلادیش میں، ان کو تاریخی ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ بات کوئی اتنی سمجھ سے بالاتر نہیں ہے کہ یہ انہوں نے reactions کیے ہیں۔ بلوچ عوام کے 75 سال سے جو مسائل ہیں، وہ ایک الگ کام ہے لیکن جس طریقے سے لوگوں کو gun down کیا گیا ہے، بلوچستان کی دھرتی پر جب ایک ایسا شخص جو چاہے پنجاب سے یا کہیں سے بھی، میں لسانیت اور صوبائیت میں نہیں پڑنا چاہتی لیکن جب اسے اتارا گیا، اس کے ساتھیوں نے کہا کہ بھاگو تو اس نے کہا کہ میرا ڈالہ، یہ تو میں نے ابھی خریدا، جو وہاں سے سیب لینے گیا تھا۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس کی پیٹ میں روزگار کی کتنی آگ لگی ہو گی کہ اس وقت بھی اس نے جان کر اپنی روزگار کے پسینے کو بچانے کا سوچا۔

بات یہ ہے کہ ہم بات ضرور کریں، ہم یہ apex Committees بھی کریں لیکن ان میں سب سے پہلا حق بولنے کا کس کا ہے؟ جس کا کوئی پیارا گیا ہے، اس سے پوچھیں جس کا خون کیا گیا ہے کسی بھی دہشت گردی کے واقعے میں، ان وارثین کو پہلے بلائیے اور پوچھیں کہ ریاست کا response کیا ہونا چاہیے کیونکہ ریاست ماں ہوتی ہے۔ ریاست اپنے فیصلے impose نہیں کر سکتی۔ The state cannot impose its decisions on the people.
سب سے پہلے ان کو حق دیں۔ ان کی لاشیں کوئی پنجاب لانے والا نہیں تھا۔ آج میں نے خود interviews سنے۔ وہ خود آئے ہیں، جس طرح بھی آئے ہیں۔ وہ غریب لوگ ہیں۔ ان کے گھر کچے ہیں، دیواریں ٹوٹی ہوئی ہیں ورنہ کوئی کیوں اتنی دور جائے۔

لہٰذا، سب سے پہلے کسی بھی response میں، وارثین کا حق ہے اور یہ تحفظ وارث کو دین بھی دیتا ہے۔ جس کا خون کیا گیا ہے، جس کے دل پر چوٹ لگی ہے۔ جس کا پیارا گیا ہے۔ ان

سے پوچھیں کہ کیا response ہونا چاہیے۔ ہم ماں ہیں، state ماں ہے، state پوچھے اور پھر state response دے۔ ریاست اور ہم سب اس بات کو کہنے سے نہ گھبرائیں کہ بنگلادیش میں جو ہوا ہے، آپ کو آئندہ ملیں گے شاخسانے جو بھی اس کو investigate کر رہا ہے کہ وہاں جو تاریخی ہزیمت مودی نے اٹھائی اور مودی بارہا کہہ چکا ہے کہ بلوچستان کے لوگوں سے میں رابطے میں ہوں، وہ مجھے reach out کرتے ہیں، وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔

ایک آخری بات جناب! میں بالکل اختصار سے بات کروں گی، آپ سے وعدہ کیا تھا، وہی کروں گی۔ وہ لوگ جو اس کی مذمت نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ we are torch-bearers of human rights. They are not, human rights والے شخص کے لیے جس کے دل میں انسانیت کا درد ہوتا ہے، اس کے لیے ہر انسان برابر ہے۔ آج آپ دیکھیں جب یہاں ان کے ساتھ ظلم ہوا ہے تو سب بولے لیکن اب کیا ہوا ہے کیوں نہیں بولتے، وہ اب کیوں چپ ہیں؟ لہٰذا جو لوگ اس میں آلہ کار ہیں وہ بھی کھل کر سامنے آ گئے۔ جناب! میری ایک آخری گزارش ہے کہ اس سینیٹ کا اجلاس کوئٹہ میں رکھیں، ان جگہوں پر رکھیں، ہم سب وہاں جائیں۔ آپ ہمیں security دے سکیں یا نہ دے سکیں، وہ الگ بات ہے لیکن یہی حل ہے۔ وہاں بات سنیں اور وہاں ان کے سامنے بات کرنے کی ہمت کریں کہ آج جو ان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوتا جن کا خون بہایا گیا ہے تو وہ بھی ان ہی کا آلہ کار ہے جنہوں نے خون بہایا ہے، بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you, Madam for being so brief. Senator Dost Muhammad Khan.

Senator Dost Muhammad Khan

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! یہ پچھلے دو اڑھائی سال سے جو خون خرابہ پختونخوا اور بلوچستان میں ہو رہا ہے، ہم سے ہمارے بچے سوال کرتے ہیں کہ یہ ملک کن کے ہاتھوں میں ہے اور یہ کون چلا رہا ہے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ جب آپ صحیح لیڈرشپ کو promote نہیں کریں گے، genuine leadership کو آپ promote نہیں کریں گے اور Form 47 کے ذریعے اس ملک کو rule کریں گے تو یہی حال ہوگا۔ جناب! پچھلے دنوں امام حسین کا چہلم تھا، جس طرح اسلام آباد اور پاکستان کے دوسرے شہروں کو بند کیا گیا تھا، خدا کی قسم ہم گھر سے بڑی مشکل سے

نکلتے تھے۔ ہم نے کہا کہ کیا ہو گیا ہے، ہمیں پتا ہی نہیں تھا کہ چہلم پر بھی اتنا زبردست انتظام ہوتا ہے۔ اگر شورش زدہ علاقوں میں ہمارا وزیر داخلہ یا دوسرے سیکورٹی ایجنسی والے یہ اقدامات اٹھاتے تو اس طرح کا حال نہ ہوتا جس طرح ہم درجنوں لاشیں اٹھا رہے ہیں۔ جناب! ہمارے وزیر داخلہ کا یہ حال ہے کہ کنٹینرز کے ذریعے تو اسلام آباد کو بند کر سکتا ہے لیکن اس کو کرکٹ سے فرصت نہیں ہے، کبھی انگلینڈ میں ہوتے ہیں، کبھی Switzerland میں ہوتے ہیں، کبھی Ireland میں ہوتے ہیں، کبھی پنڈی کے اسٹیڈیم میں بیٹھے رہتے ہیں اور کرکٹ کا وہ کباڑا کر دیا ہے کہ ہم بنگلا دیش جیسی کمزور team سے بھی ہار گئے ہیں۔

جناب! خدا کے واسطے! چونکہ میں قبائلی علاقے سے ہوں، یہ گدھے پالنا، مال مویشی، اونٹ، ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ گدھا جب گھر سے گم ہو جاتا ہے، گدھا تو رات کو آنکھیں بند کر لیتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کو نہیں دیکھ رہا تو مجھے بھی کوئی نہیں دیکھ رہا ہے۔ خدا کے واسطے! اقتدار میں جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں ان کو میں اپیل کرتا ہوں کہ عمران خان کو release کریں، وہ دہشت گردی کا ماہر ہے اور وہ آپ کی معیشت کو بھی ٹھیک کر دے گا، اپنی آنکھیں کھولیں اور عمران خان کو رہا کریں۔ شکریہ!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دوست محمد خان صاحب! ایک جملے پر نظر ثانی کر لیں اور اس کو repeat کر دیں، جو آپ نے کہا دہشت گردی کا ماہر ہے، یہ نہ کہیں، کوئی اور جملہ بنائیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! آپ ہمارے مخالف پارٹی کے ہیں، آپ اس لیے یہ بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ یہ کہیں کہ وہ دہشت گردی کے۔۔۔

سینیٹر دوست محمد خان: میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ساڑھے تین سال اس کی حکومت تھی، صرف ایک ڈرون حملہ ہوا۔ امریکہ نے ایک ڈرون حملہ کیا اور اس نر کے بچے نے کیا کیا کہ یہاں سی۔ آئی۔ اے کے چیف پر ایف۔ آئی۔ آر کاٹی اور چار مہینے نیٹو اور امریکہ کی سپلائی بھی بند کر دی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل جی۔

سینیٹر دوست محمد خان: کسی کو جرأت نہ ہو سکی کہ دوبارہ وہ دہشت گردی کرسکے۔ اس لیے میں کہہ رہا ہوں اسے افغانستان میں استاد مانتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے آپ کا جملہ ٹھیک کرنے دیں، آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عمران خان صاحب دہشت گردی کے خاتمے میں مہارت رکھتے ہیں۔

سینیٹر دوست محمد: میں یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بس ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ۔

سینیٹر دوست محمد: دہشت گردی کا ماہر ہے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں اگر آپ insist کرتے ہیں۔

The questions and their printed replies shall be treated as laid on the Table of the House. The House stands adjourned to meet again on Monday, the 2nd September, 2024 at 05:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 2nd September, 2024 at 05:00 pm]